



9501 -n





من نسخ  
۵۲۶

وَمَا آتَاكُم مِّن ذِكْرِ هَٰذَا فَاتَّقُوا

اَللّٰهُ لِيُوَفِّيَكُمْ اَجْرَكُمْ وَلِيُوَفِّيَكُمْ اَجْرَكُمْ وَلِيُوَفِّيَكُمْ اَجْرَكُمْ



سُبْحَانَكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مَطْبَعُ رَقْعِ رَقْعِ رَقْعِ رَقْعِ  
دَرْمُضَالَهُ هُوَ مَطْبَعُ

۸۶۶۸

۲۹۷۱

بسم الله الرحمن الرحيم ۱۲، ۲۹۷  
ادل

سبے فائق ہے تعالیٰ شانہ  
ہے وہ خالق سب میں بندے کا کام  
کون سکے ہے کون انعام خدا  
اپنے لائق ہم میں اس کے شکر  
اُس کے فرمایا ہے ان العفو  
انہ عجب اُشکو را سے کہا

حمد کے لائق ہے حق سبحانہ  
اُس کا سب مخلوق پر حق ہے تمام  
کس سے پورا حق کا حق ہو سدا  
پہر بھی ہم کو چاہیے اتنا ضرور  
شکر حق لاؤین بجا کو ہو قصور  
نوح او سکا شکر جب لائے بجا

حق نے فرمایا کہ نعمت تو نے  
ہم بجا لاؤین ہمارے سر پر یا  
اس سو ادعوے میں سارے کیک  
زندگی بے بندگی شرمندگی

جو کوئی دل سے کرے شکر خدا  
الغرض جو حق نے حق فرما دیا  
اُسکو سبھیں مالک اپنا لا شکر  
بند ہیں سے فرض ہم بندگی

آیۃ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

بندگی یہ بھی بھرا سکی شرط ہے  
قطع کیجئے غیر کا جو ربط ہے

بندگی یہ بھی بھرا سکی شرط ہے  
قطع کیجئے غیر کا جو ربط ہے

آیۃ وَفَضَّلْنَا إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِلَّهِ رَبِّي آلِهَةٌ

پہر نیچے غیر کو وہ مطلق

جو عبادت لائیے اُسکو بجا

میں نے ان کو بنایا ہے تاکہ وہ میری عبادت کریں  
اور میں نے ابراہیم کو پسند کیا جب کہ اس نے کہا کہ میرا رب ایک ہے  
اور میں نے ان کو پسند کیا جب کہ اس نے کہا کہ میرا رب ایک ہے

یہ آیت ہے جو خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے

0571

شیخ ہوا ہو دوسرے اہل مدرسہ  
 عصر ہے اماں نہ بدستقیم  
 ذات حق بیشک ہے نعم المستعان  
 فاعطو ایا قریب دل سے شکر کو  
 دل سے کرو خست و جی سے نصرت  
 ایسا علم و فقر ہے سب سوسہ  
 استغاثت غیر سے لاکھ ہائیں  
 جیف ہو جو غیر سے ہو کر دین  
 پاک ہو کر دو میل و چکر کو  
 کہہ سو دانا مارتن مشرکین

اَيُّهَا يٰ كَاوِرِيّ اِنِّي بَرِيءٌ مِّنْكَ لَوْنُ الْبُرْقِ وَرَاسِيَ الْفَتْرِ  
الْمَعْمُوْرَةِ وَاَكْرَسُ حَيْثُمَا اَمَّا نَارُ الشَّيْطَانِ

<p>ولم یمن فامسوا چاہے حب خدا          حب میں ہی شکر ہو کہ کوئی فتنے          بالاحصاء ہی محبت با خدا</p>	<p>ناکہ گنجائش ہنرمند ہر اس واسے          سخت تر مومن محبت حق پرست          بالیقین اوس سے مے حق نے</p>
---	---

فَلَا تَكُن مِّنَ الْكَافِرِينَ  
وَاللَّهُ عَفْوٌ ذَكِيمٌ

ہر محبت حق کا ظاہر ایک نشان  
 یعنی جسکو سو محبت با خدا  
 پیروی سنت میں جلاؤ وہ قصو  
 دوستی حق میں جو سے اہل دروغ

جبکہ اگر کلمہ مخجون ہے  
 الامین ہے شرط اتباع  
 عکس بنت اوس سے عبت  
 قول میں اسکے نہیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْاَمَانَةَ  
 وَنَسْئَلُكَ الْوَحْدَانِيَّةَ الْاَوْفَىٰ  
 وَنَسْئَلُكَ الْاِسْلَامَ الْاَكْمَلَ

تبع شرع سب پر عرض عین  
شکر حق جنہ نبی پیدا کیا  
جو نہوتی ذات پاک مصطفیٰ  
اے حسن کر شکر احسان خدا  
پیشوائے دین رسول اللہ جان  
کا دی کل سر و پیر دو جہان  
لہذا اس نعمت کا حاصل ہو یہی

*[The page contains dense handwritten Persian script in Nasta'liq style, organized into several columns. The text appears to be a historical or administrative document, possibly related to land grants or military appointments, as suggested by the visible words like "مردمان" (people) and "نظام" (system/military).]*

پروٹی مصطفیٰ ہے اہل دین  
دل سے ہو دین بالغ شرعی  
بالتبلیس ابلیس  
جو ہر اس سے وہ ہے میرا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ  
هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَالَ  
وَأَنْ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَأَمْعَوْهُ الْإِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَالسَّائِي وَاللَّاحِقِيُّ صَوْرَةُ الْخَطِّ

مسند احمد میں بھی موجود ہے  
ایک دن کچھ رسول اللہ نے خط  
یعنی بھلائی کی سے راہ رست  
دائیں اور بائیں یہ اس خط کے پاس  
اور کہا اہل دین یہ میں راہیں جدا  
ہے بلانا آئیں اس راہ پر  
پہنچے حضرت نے یہ آیت بکرم  
یعنی فرمانا ہے رب العالمین  
سید ہی او اس سے یہ شاہ راہ  
اور دین میں مست چلو گاہ ہو  
راہ ہیکون جو ہے شاہ راہ  
سن رکھو وہ ہے طریق مصطفیٰ  
سنت نبوی وہ ہے راہ سوی  
سب میں بہتر ہے وہ راہ نبی  
دائیں اور بائیں یہ رحمت کی راہ

راوی عبد اللہ بن مسعود ہے  
اور کہا ہذا سبیل اللہ فقط  
سید ہی اس تک گئی سکرم دگت  
اور کچھ خط علی ہذا القیاس  
پر سر راہ ایک شیطان لگا  
ایک راہ میں سب سے بہتر  
جان لو ہذا صراط مستقیم  
راہ سید ہی میری یہ ہی بالیقین  
دائیں بائیں نہ چل کر ہو تباہ  
جو چلو گے بالیقین گمراہ ہو  
جو چلے وہ راہ ہو اس کو پناہ  
جو صراطی مستقیم تھا کہا  
راہ جنت کو جو ہی سید ہی گئی  
جو رسول حق نے ہذا شاہ راہ  
ہم کو لازم ہے راہیں سید ہی  
بشطا از لفظ لقا سے فرق

مسند احمد میں بھی موجود ہے  
ایک دن کچھ رسول اللہ نے خط  
یعنی بھلائی کی سے راہ رست  
دائیں اور بائیں یہ اس خط کے پاس  
اور کہا اہل دین یہ میں راہیں جدا  
ہے بلانا آئیں اس راہ پر  
پہنچے حضرت نے یہ آیت بکرم  
یعنی فرمانا ہے رب العالمین  
سید ہی او اس سے یہ شاہ راہ  
اور دین میں مست چلو گاہ ہو  
راہ ہیکون جو ہے شاہ راہ  
سن رکھو وہ ہے طریق مصطفیٰ  
سنت نبوی وہ ہے راہ سوی  
سب میں بہتر ہے وہ راہ نبی  
دائیں اور بائیں یہ رحمت کی راہ

مَاجَةِ اللَّهِ الْهَامَّ يَذِي الصَّلَاةِ

ایضی سنت یرنه اہوگا اتفاق

اہل بدعت جا بجا

[illegible]



<p>ہر طرف ہو پس علیکم سنتی سنت خلفا پر رکھو لگا یعنی راہ راست پر رکھو دین سخت ڈاڑھوں سے پکڑ تم لیجو ہر طرف ہو شور بدعت اور خلاف استقامت اس کیجی اس قدر ہو عمل سنت کی بدعت سے راہ رکھو نئے جو ہو درخت اور ہر بدعت ضلالت نام ہے</p>	<p>جسکے کثرت اختلاف و بدعتی ایک اور پر رکھو لازم میرے راہ وہ خلیفہ راشدین میں ہمدین اوسے سنت کو متک کیجیو یعنی سنت سخت ہو جب شکاف ڈاڑھ سے محکم کر لے جعفر سنت جو اس بات میں ہرگز نہ جب دور رکھو آپکوں لوہ بات دین میں بدعت نبیہر کام ہے</p>
---	---

**عن** تھالک بن اسلم رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کذب فی کلمۃ من کذب فی کلمۃ ما تمسکتم بہا لکنا فی اللہ وسنة رسولہ رواہ فی الموطا

<p>اور ارشاد بنے تم سن یہ لو دو لہر جب تک چلو گمراہ نہو دو ہری سے سنت حضرت پر</p>	<p>میں نے چھوڑا تم میں ہر دو چھوڑو ایک اون میں تم کتاب اللہ جو کہ سنتی سے کرے سنت قبول</p>
---	--

**عن** حذیف بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعة الا وقع من سلسلہا فتمسکوا بسلسلہ خیر ومن احدث بدعة رواہ احمد

<p>یہ ہی حضرت کا ستون تم قول ہو دین میں بدعت ہوئی ہو جو کہین پس عمل سنت کے اوپر جو بھی</p>	<p>جسکے سننے سے دونوں میں مل ہو مثل اس کے اٹھ لگی سنت دین فعل بدعت جو نوا سلوب ہی</p>
--	---

**عن** ابو اھیم بن مہسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من کذب فی کلمۃ من کذب فی کلمۃ ما تمسکتم بہا لکنا فی اللہ وسنة رسولہ رواہ فی الموطا

اور ارشاد بنے تم سن یہ لو  
دو لہر جب تک چلو گمراہ نہو  
دو ہری سے سنت حضرت پر

میں نے چھوڑا تم میں ہر دو چھوڑو  
ایک اون میں تم کتاب اللہ  
جو کہ سنتی سے کرے سنت قبول

یہ ہی حضرت کا ستون تم قول ہو  
دین میں بدعت ہوئی ہو جو کہین  
پس عمل سنت کے اوپر جو بھی

جسکے سننے سے دونوں میں مل ہو  
مثل اس کے اٹھ لگی سنت دین  
فعل بدعت جو نوا سلوب ہی

اور ارشاد بنے تم سن یہ لو  
دو لہر جب تک چلو گمراہ نہو  
دو ہری سے سنت حضرت پر

میں نے چھوڑا تم میں ہر دو چھوڑو  
ایک اون میں تم کتاب اللہ  
جو کہ سنتی سے کرے سنت قبول

یہ ہی حضرت کا ستون تم قول ہو  
دین میں بدعت ہوئی ہو جو کہین  
پس عمل سنت کے اوپر جو بھی

جسکے سننے سے دونوں میں مل ہو  
مثل اس کے اٹھ لگی سنت دین  
فعل بدعت جو نوا سلوب ہی



مذہب باطل میں ہر عالم بڑھو  
جسکو حق چاہو سو دینوں کا مال  
جو کہ قال اللہ ہے اور قال الرسول  
چاہیہ سنت کی کر تو پیرو سے  
دین میں بدعت ضلالت ہے یقین  
ہو وہ ظلمت چاہیہ اسے حذر  
ہر طرح بدعت سے گو مرغوب ہو  
ظلمت آدمی دین بدعت سے فرور  
بچا بتا ہے تو قرب ذو المنن  
قسوت قلبی ہے اور یں ختم

کم زیادہ علم سے جو ہو بڑھو  
الغرض یہ وہ ہم کے میں بن خیال  
ہر بجان لائق ہمیں کرنا قبول  
کر چکے معلوم ارشاد بنے  
چھوڑیے بدعت کو جو ہر پاس بن  
حسن بدعت کیسے ہے اُسے نظر  
پیروی سنت کی ہر دم خوب ہو  
پیروی سنت سے پیدا ہو ورنہ نور  
کر رعایت مرد آداب سنن  
تو کہ سنت میں تنزل و مبدم

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرنا کلنا احرار

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرنا کلنا احرار

حسن او سین پر کہاں ہو جو دہو  
ہو اندھیرا وہ شب دیو سے  
روغن لعنت سے ہو وہ سیاہ

حسن او سین پر کہاں ہو جو دہو  
ہو اندھیرا وہ شب دیو سے  
روغن لعنت سے ہو وہ سیاہ

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لا یزاک القبور فالتخذین علیہا المساجد والشرج ذاک اباؤ  
دائی کو والزمین والنسائی

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لا یزاک القبور فالتخذین علیہا المساجد والشرج ذاک اباؤ  
دائی کو والزمین والنسائی

کسطح وہ فصل ہے حضرت سول  
قبر پر آدم کے چادر ہے خلاف  
یہ کہ حضرت نے ہر کر تو قیاس

جسے لعنت خود کرین حضرت سول  
واسطے آدم کے ہر شیک غلاف  
خاک پر کو نہ پناؤ لباس

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی حجة  
فاخذت بمفاستہ منہ علی البای فلما قدیم فواى المنطج فجد بد

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی حجة  
فاخذت بمفاستہ منہ علی البای فلما قدیم فواى المنطج فجد بد

مذہب باطل میں ہر عالم بڑھو  
جسکو حق چاہو سو دینوں کا مال  
جو کہ قال اللہ ہے اور قال الرسول  
چاہیہ سنت کی کر تو پیرو سے  
دین میں بدعت ضلالت ہے یقین  
ہو وہ ظلمت چاہیہ اسے حذر  
ہر طرح بدعت سے گو مرغوب ہو  
ظلمت آدمی دین بدعت سے فرور  
بچا بتا ہے تو قرب ذو المنن  
قسوت قلبی ہے اور یں ختم



کفر جو مرکز ہود سے اور حجاب  
 ہر چوڑے سے جا بجا قائم حساب  
 فاسقوں کا ہر طرف سو ہے ہجوم  
 مرد و عورت کو زیارت ہر تمام  
 ہر طوائف کی مراد ہر اسکے ہاتھ  
 کیا کہوں جو عرس میں موجود ہو  
 جو گردن تفصیل اس اجمال کو  
 فی الحقیقت تبکہ ہے کام میں  
 جو کہ تجانہ میں ہود سے کارباز  
 مرہٹی کی گدہ میں خدام کور

وہ بدولت عرس سے ہولا کلام  
 خانہ خمار بھی مست شراب  
 آتے ہیں مشرک چلے سب جہوم  
 بے تکلف ہر کسی کو صبح شام  
 خیر و خیر میلے کا وہین خیر کے ساتھ  
 ہر کسی کو خود عیان مشہود ہے  
 ایک دفتر چاہے احوال کو  
 کہتے ہیں درگاہ حسب کو نام میں  
 ویسی ہے درگاہ میں کچھ نام  
 کہا ہے مردار میں بازو و شہ

رَوْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلْ قَبْرَكَ  
 مِثْلَ قَبْرِ يُونُسَ أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ أَخَذُوا قَبْرَ يُونُسَ زَانِيَةً مِنْهُ مَسِيحًا  
 مَا لَكَ مُرْسَلًا عَالِشَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي مَرْصُةٍ  
 أَلَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ لَعْنٌ اللَّهُ أَلَيْسَ لَكُمْ الْقَصْدُ أَخَذُوا قَبْرَ يُونُسَ مَسَاحِلَ تَفْتَحُ

ہر یہ پیغمبر لے فرمائے دعا  
 سخت ترا و پیر ہو تہر کبریا  
 لعنت حق بر نصار سے دیہود  
 ہند میں ایسا ہوا فتنہ فتور  
 فخر سے کرتا بیان گمراہ ہے  
 حضرت عباس یہاں آئے نہ تھے  
 زندگی میں لکھنؤ کے نام سے  
 کہ مابین ان کا طائر ہے مزار

قبر کو میری مکتب اے خدا  
 لبین پیر مسجد قبور انبیا  
 جسے بچہ بدعت ہوئی اول انہود  
 جسمین ہر ایک ہو گیا ہے کرو کو  
 حضرت عباس کی درگاہ ہے  
 لکھنؤ میں کہیے بلوائے نہ تھے  
 حضرت عباس تو آگاہ نہ تھے  
 لکھنؤ میں کس طرح آئے ہیں یار

رابھون کی کہو کیا راہ ہے  
 درمنے کے خبر یہ گنتے کی  
 چھوڑا زاصلی وطن حب دی  
 بچہ خبر کہ حضرت مہدیؑ کو ہو  
 چاہیے شریف فرما ہوں ب  
 راہ میں گردشمنوں سے ہو خطر  
 اس حماقت نہ غرض افسوس ہے  
 کیا کہوں میں قبر کے گنبد کا حال  
 ہے تو بس نفقہ میں ہوں جزاک

لکھنؤ میں کیوں نہیں درگاہ ہے  
 لکھنؤ میں ہے رسالہ جیدی  
 لکھنؤ میں اونکو آتی ہے نبی  
 ہیں گئے عباس بہائی ہند کو  
 ہوں نہ خوف دشمنوں درجہ  
 سہل ہے کیا خوش تفتیہ کی سپہ  
 کچھ نہ انکو ننگ اور ناموس ہے  
 یہ بنا ہے اپنے صاحبِ قول  
 جو ملایا خاک میں یہ سو خاک

عَنْ حُذَّافٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا تَقُومُوا مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أَجْرٌ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتُهُ فِي التُّرَابِ دَوَاةُ الْبَرِّ مَذِيٌّ وَابْنُ مَرْجَةٍ

خراج جو راہ خدا تھا خیر قب  
 سے کہا ان الالبنا لا خیر فیہ  
 عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَقُومُوا مِنْ نَفَقَةٍ إِلَّا أَجْرٌ فِيهَا إِلَّا نَفَقَتُهُ فِي التُّرَابِ دَوَاةُ الْبَرِّ مَذِيٌّ وَابْنُ مَرْجَةٍ

قبہ انصار زنت کو رسول  
 کہو دوا الا اُسے جبے ہب تمام  
 اور کہا صاحب یہ اپنے دیباں

دیکھ کر ناخوش ہوئے ولید بن  
 نب لیا حضرت پہ اسکا سلام  
 جو بنا رقبہ مالا بد حال

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَأَى مُبْتَدِعًا فَقَالَ مَا هَذِهِ قَالُوا صَاحِبُ هَذِهِ الْفُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَسَمْتَ وَحَمَلْنَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا قَسَمَ عَلَيْكَ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذَلِكَ هَرَاةً حَتَّى عَرَفَ النَّجْلُ النَّفْسَ فَرَأَى الْأَعْرَاضَ عَنْهُ فَشَكَّى ذَلِكَ إِلَى أَهْلِيهِ قَالَ اللَّهُ أَفِي الْيَوْمِ سَوَّلَ اللَّهُ قَالُوا خَرَجَ فَرَأَى قَبْرَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قَبْرِ قَسَمَ مَا خَوَّسَهُ اللَّهُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا يَوْمَ فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلْتَ الْقَبْرَةَ قَالُوا

اَلَيْسَ صَاحِبُهَا عَمْرًا ضَاكٌ فَاخْبَرْنَاهُ فَعَدَّ مَا فَضَّلَ كَا اَنْ كُلَّ بَنَاءٍ وَبَالَ عَلَيَّ  
صَاحِبِيَّةً مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَغْنَى اِلَّا بَدَّ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝

حال جب زندیکایون تحریر ہو  
منع کردین جب رسول دین  
پہر پہلا مردے یہ کیوں تعمیر ہو  
قبر پہ نبیا دوح کرنا نہیں

جَابِرٌ قَالَ تَهَيَّأْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْصَصَ  
الْقَبْرُ وَاَنْ يُدْنَى عَلَيْهِ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ

پتھر وہ کون ہے مشاخرین  
نام کے جو واسطے ہو دی یہ کام  
نبی حضرت کو کرین جو پہر نہیں  
شرع میں مرد و دیہہ نیت حرام  
رواق اسلام یہ سب کے گیا  
ہندوون کو ان یہ حجت دیکھا  
من شہ فہو منہم ہو گئے  
آب و گل میں عقل انہی کہو گئے

ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُبُورِهِمْ  
بِأَسْرَضِيٍّ مَنْ تَشَبَّهَ بغيرنا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جَنَفَ يَهْ زُرْ خَاكٍ مِیْنِ هُوَ خَرَا  
قَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تُدْرِكُهُ الْمِيَدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
اور اخوان الشياطين ہو نطاب  
الشياطين وَاَكَا الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَهْوَا

قبر فرسودہ کفن بوسیدہ سے  
جو نبی کی معصیت پر ہو بنا  
مردم کی جب جائے خود مسجد قرار  
یا در تو قصہ حضرت عمرؓ  
جس کے نیچے بیعت رضوان تھی  
کچھ دمان ہو تانہ تھا فتنہ فحور  
مور و رحمت زیادہ سب سے  
وہ بنا ہر حال میں لائق فنا  
اس بنا بے اصل کا کیا اعتبار  
حق نے ہو و ان میں اوسکی ذکر کی  
خوف بدعت سے کیا خود اوسکو دور  
کیا کہو گئے حال میں بے صل کے  
اٹل یون جب دور کجیا اصل سے

<p>ان بہون کی معصیت پر ہر سوار          دین میں گویا یہ نوحہ شیع ہو          جو کہ ناند کور بہن مذکور پر          مال جو بیجا نہ خرچے ہو کمال          اسے بسا اساک کہ اتفاق ہو</p>	<p>ہین متن خانے پر سب کو قیاس          اسلئے اس کام پر تشبیح ہو          لو سمجھو تم حکم اسکا بے خطر          ورنہ صاحب مال ہو گا پامال          مال حق راجز با مر حق مدہ</p>
---	---

اَبی اَلْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اِبْنِ اَبِی اَسَدٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِي عَلِیُّ بْنُ اَبِی اَسَدٍ عَلَیٌّ  
 مَا بَعَثَنِي عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنْ لَا یُتَمَثَّلَ  
 لَیَّ اَمْسَیْتُمْ ذَلَا فَبَرَأْتُ اَمْسَیْتُمْ فَاِذَا اَمْسَیْتُمْ بَرَأْتُ اَمْسَیْتُمْ

<p>ہو ابو الہیلاج اسدی سے خبر          تم کو ایسے کام پر ہون پہنچتا          چوڑی موت کوئی ہو قبر بلند          کوئی ہو شمال جا دینا مشا          باش کا غذا کا بندہ پھڑور ہو          یہ پھیل چوین لکڑیوں کا ٹھانہ ہو          قبر سچی کا سناوہ حال ہے          نام جسکا کہتے ہیں احمدی ضریح          یہ کہیں پونگا سنو شان ہو          حاضری عباس کی ہے ہر مقام          حاضری صاحب کی یہ تو ہر عجیب          تفریق داروں کا مرشد ہے یزید          ہر تھا وقت میں اس کے خلل          یون نہوشا باش یون ہی چاہو          نام میں اس کے نہ اب شرماے          جو وصیت اس کے کر جانا پلید</p>	<p>یون علی نے مجھے فرمایا مگر          جس پر ہیجا حکو پیغمبر نے تھا          بست کردینا مگر اسے ہوشمند          سید کو نمین کا یہ حکم خدا          نام جسکا کہتے ہیں مشرک ہو ہے          جو پڑھو ہے مرشد ہوا نہ ہو          تربت جوئی تو پر کیا مال ہے          شک نہیں اسپین کہ ہر وہ پڑھتا          اور سید نان کو حیران ہے          سید عباس کو فاقہ ہے شام          ہو نمین کو نا پتا مسکین غریب          کام اسکا کر دیا اب ہر مزید          سب وہ پورا ہو گیا اب ہر محل          پاس مرشد کا بہلا فرما ہے          کہا یہ جس کا ادسی کا گائے          ہر کوئی یہ جانے</p>
---	---



شرم کہا تا اور نہ کر سکتا یہ کام  
 رسم سوم اور دہم چلم تمام  
 گیا رہوین ہو یا کہ دسویں یا پون  
 خبرین تاریخ کا کیا اعتبار  
 کار جو بد ہے اسے تاریخ کیا  
 شرع میں کس کا تعین ہو مگر  
 جو مقابل نص کے واقع ہو یا سر  
 صدقہ و خیرات میں ہو انتظار  
 اسکی ہے ویسی مثل گہر حل رہا  
 کار بد میں یوں غرض تاریخ کن  
 الغرض بدعات تو میں بے شمار  
 محاسب سولہ تو یہاں ایجاد ہے  
 حل کے جب وضع کا آؤ تو تمام  
 گویا حضرت آمنہ کا سے حضور  
 ایسے ادب میں ہو گئے کہ ادب  
 شریف پر دے کا ہے مستور ہر  
 مرثیے کی طرح ہے ہجو ملیج  
 روشن اس بدعت میں پوچھو نہ سنی  
 کیا کہوں یہ دوستی کیسی ہے  
 اسپین منہ بھر بھی کیا احداث ہو  
 اک بنی خانہ ہو ایجاد ہے  
 رافضیوں سے یہ بڑا ہو گئے

تغریہ داروں نے کر چھڑا تمام  
 سب یہ بدعت ہو تعین ہو حرام  
 ہو یہ بدعت ہو قوفی یا یقین  
 کار شرین ہے جزا و جزا شمار  
 نیکے کے ہے واسطے ہر دن ہمارا  
 ہو نہیں سکتا قیاس اسکا ہر  
 ہے قیاس اطمینان اسکی سلسلہ  
 سال اور تاریخ اور دن کا شمار  
 آؤ سو وہ تاریخ تو دیوبین کہا  
 نہ کہہا نے کو مقرر جیسے دن  
 چند باتوں کو کیا یہاں آشکار  
 بھیر بھی بدعت کے غرض آباد ہے  
 ہو دین تعظیما کہتری سب عاشق علم  
 اور حضرت کا یہ ہے وقت ظہور  
 اس شاعت کو نہ سوچو اعجاب  
 سامنے آئے نہیں منظور ہے  
 جہیز میں کم حسن میں ہو دقیق  
 اور بنی سنی ہی مینے سنی  
 دوستی بخلاؤ خود دشمنی  
 اہل بدعت کی انہی میراث ہے  
 بدعت نو سے رکھے بنیاد ہر  
 ان کے نقشے دیکھ کر وہ رو گئے

دین میں جو ہر کوئی محتار ہو  
 کیا رہی ہر قسم ارشاد و عمل  
 جو محبت سے کرے جائز و ہی  
 سیکڑوں خانے غرض بنیاد ہو  
 مذہب باطل ہوئے جتنے غرض  
 چھوڑ دی وہ قید حبلی تھی سیر  
 کرتے ہیں ہر سال کفار ہنود  
 اور نصاریٰ میں ہی موجود ہے  
 کرتے ہیں وہ بھی بُرا دن سالین  
 حضرت عیسیٰ بھی میں بیشک ہے  
 کس لیے الزام ان پر ہو پہلا  
 بلکہ اول ہے بُرا دن چاہئے  
 حضرت عیسیٰ کے ہو قیام میں

فِي سُورَةِ الصَّفِّ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
 ارْشُدُوا لِيَ اللَّهِ الْيَوْمَ أَتُصَدِّقُنِي أَمِ ابْتِغَاءَ مَوَاجِدٍ يَوْمَ يُنْفَخُ  
 الْكُتُبُ يَوْمَ تَكُونُ الْأَشْيَاءُ أَفْوَاهًا مُتَسَلِّطَةً فَلَا تَكْفُرْ بِالَّذِينَ  
 تَبَايَعُوا عَلَىٰ آلِهِمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

اور ابو الملت بن لیل اللہ تھے  
 ہی ظہور احمد می اس اصل سے  
 جیف حضرت سے نہوا سکا ظہور  
 وہ کیا اصحاب کیوں نہ کام  
 مجلس مولد و نان اصلانہ کی  
 مرتضیٰ اور حضرت مبطلین نے  
 کہوئی اور مجلس نہ کی اور اکرار  
 یا عبادت میرے

حضرت ابراہیم مرسل بُرے  
 ہدا اقلے تھے رسول پاک کے  
 الکا تھا مولود کرنا پر ضرور  
 جیف جہین یہ محبت ہوتا م  
 صدق سے صدیق نے ایک بیان  
 حضرت فاروق و ذوالنورین نے  
 جیف اس ماہ بریج کی سب ہزار  
 یا محبت میں کہو انکے قصور

اون میں یا ماہ ربیع آنا نہ تھا  
کوئی شق اسمین کرو تم خست یا  
کہہ گئے یہ خاص ختم المرسلین  
فاقتدوا بعد کے ابو بکر و عمر دن

رسم بدعت یا کہو بہا تا نہ تھا  
چوڑو بدعت یا ہو دین شمس  
ہو مخاطب جانب صحابہ میں  
اہل سنت میں اسی تقلید پر

حَذِيفَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا اَذْرِي مَا بَالُكُمْ فِيكُمْ  
فَاقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ دَوَا التَّوَمَدَى  
فَبِكُمُ الثَّقَلَيْنِ اُنَّ تَارِكُ

زید ابن ارقم دن قال قال رسول الله ﷺ اَنَا اُرَاكُمْ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ  
اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ الْخَرِيدُ جَابِرُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
فِي حَجَّةٍ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى ناقتهِ النَّصْوَاءِ يَخْطُبُ فَمِنْهُمْ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا  
فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصْلَحُوا اَكْذَبَ اللَّهُ وَعِثْتُ بِأَهْلِ بَيْتِي وَاهِ التَّوَمَدَى

حاجہ سراج جو دی ہے قرار  
اہل ایمین رہتے ہیں عجم و ایمین  
نہج انتی ذکر بابائے گنگ بلند  
ہر بیان و عطف حضرت کا سیر  
درس قرآن احادیث رسول  
جمعہ و عیدین اسمین کیا میں کم  
جتنے ہیں اعمال اُمت کی نام  
اجر ہے اسمین رسول پاک کو  
حق نے من قبول تم منکم سنا

اس بیان میں اسکو بھی کر لوشمار  
ذکر حضرت میں ہمیشہ تر زبان  
ہو رسول اللہ کو بس دل پسند  
جس سے ہو معلوم سب کو خیر و شر  
ذکر حضرت اسمین ہے بیشک حصول  
جو کرین ماہ ربیع ایجاب دہم  
صدقہ و خیرات و صلوات و صیام  
خاص ان کو غیر ممنون اجر ہو  
حسبے حق میں اُنہ منہم کہا

فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَا  
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ مَن يَتَوَلَّيْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ اِنَّ اللَّهَ لَا  
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

<p>کرتے حضرت کا لکھ مولود میں ہو پیغمبر کا عدد وہ دوزخی مومن اس سے دور یہ چھان</p>	<p>تیر خواہ بے دین کا مردود میں دشمن حق سے کرے جو دوستی واستجو الکفر جسکی نشان ہو</p>
<p>فی سورة التوبة يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا أَوْلِيَاءَكُمْ وَأَوْلِيَاءُكُمْ أَوْلِيَاءُ إِنْ اسْتَجَبُوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ مَنْ يَتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ يَكْفُرْ بِهِمْ</p>	<p>چھوڑ سکتی ہو نہیں دنیا مردون کب ہو ایسے شخص سے راضی سزل لائے میں تحظیم کا فر کی بجا</p>
<p>میں نصارہ کے یہاں جو مومن گو کرے مولود سو وہ بوالفضل واسطے دنیا کے درد کی بیجا</p>	<p>چھوڑ سکتی ہو نہیں دنیا مردون کب ہو ایسے شخص سے راضی سزل لائے میں تحظیم کا فر کی بجا</p>
<p>الذَّيْنِ جَفَافَةً وَكَأَلَيْهَا كَلَابُ</p>	
<p>انہی کب خوش ہو رسول مستطاب حب دنیا میں بڑی مفتور چھوڑے صاحب کے مکرند اسکو چھوڑا جان کر فاسق لید سمجھو میں کیا اپنے دل میں لایم جانتی تانی میں نیدان کو تمام جانب حق انکو غالب ہتی بلند راہ حق میں تھا ادھن کا کافہ جو کر دے راضی رہیں وہ لاکلام ہو نہیں کو خاص یہ مہلک صر حق کے تم دشمن ہو اپنے کام سے چیکے دو محتاج کو کیا اسکا حرف دیکھئے سید کو یہ کیا حرف ہے ہو بڑا انگریز تو تعظیم سے ہو خداوند و ولی نعم</p>	<p>جیفہ دنیا کے طالب میں کلاب اہل دنیا کے سب ملعون میں کرتے ہیں تقسیم حلوانی امام خود مسلمانوں میں آخر تہا یزید کہانی میں آنکی شیرینی تمام ہو کر اسوقت میں حضرت امام فاسق قاجر کو کب کرتے پسند اسمیں جو اپر ہوا ہے عام وہ تمسے ایسے کیا دے ہیں اب امام چھوڑ کر ہی سے نہیں ان کو غرض وہ نہیں واقف تھا رجو نام سے مجلسوں میں جسد رہتا ہو صرف گر کہو مولود میں جو صرف ہے سید مفلس کی کیا تکریم ہے خوب گلہ بین انکو شفق مہربان</p>

ایسی جگہ پر جان  
راہ ہستی پر جان  
انہی کو کوئی گھر  
انہی کو کوئی گھر  
دوست نہیں  
سوا وہاں کی  
اور کوئی دوستی  
سچو روٹی کی  
سین چہرہ کی  
ہیں غلام  
منازع

کیون نہ ہو لائق بھی انکو ہے یہی  
 آن سگانرا این خزان غاصع شوند  
 گر یہ باشد شخض ہر موش خوش  
 خوف ایشان از کلاب حق بود  
 ربی اعلیٰ است و رد آن شہان  
 موش کے ترس دز شیران مصاف  
 اہل دنیا سجدہ الشبان کنند  
 ساخت سرگین دانگی محرابان  
 ویک لیس و کاسہ لیبی بجو  
 الغرض مجلس کے سے کیا ہوا  
 مجلسوں میں خوب ہوتی ہر مند  
 کوئی شہرت کو لیتا ہر نام  
 ہر مین ہر شیخ جی کے آج گہر  
 چیلے دینے میں کہان یہ بات ہو  
 جب قولی کے مخالف کام ہے  
 گر کہو مولود کرڈالین ہزار  
 ہونہ یہ وہ کا کہی شانے نکاح  
 یہ کہی مجلس نہ اپنے گہر میں کی  
 مجلس مولود کا ہے کار و بار  
 سنت شادی ہو سنت طریق  
 ایسے بے غیرت کو غیرت ہو کہان  
 محفل شادی میں تو اسراف ہو  
 ہون رسوم کفر و افعال حرم

حق ہر قول مولوی حسنوی  
 شیر را عارست کورا بگردند  
 موش کہ بود تاز شیران ترسند  
 خوف شان کے ز آفتاب حق بود  
 رب ادنے درخرا این اہلہان  
 بلکہ آن آہو لگان مشک ناف  
 چو کند سجدہ کبریا را دشمن اند  
 نام آن محراب میرو پہلوان  
 تش خداوند و ولی نعمت بگو  
 مجلس بدعت میں حاصل ہو ریا  
 ذکر ہر مجلس ہے مجلس کا وجود  
 آج ہے دان مجلس حضرت امام  
 منشی جی ناظر جی آئی ہے خبر  
 ہر ریا شرک خفی بیہات ہے  
 بیجا کو شرم کا کیا نام ہے  
 لبیک وہ سنت نہ ہو حسین عار  
 تنک لاوین اسپین بدتر از سفاح  
 ہر جو بیشک سنت پیغمبر ہے  
 سنت بنوی سے ہر صد تنک عار  
 جو سنت میں سنکر ہون غریق  
 ہو موافق شیخ غیرت ہو جہان  
 چہوڑ دین اسکو تو استنکاف ہو  
 حق جو ہو اسراف کو ہو وہ تمام  
 کما جہ انشاء اللہ اطمینان

سہرہ و متغیر ہستی فاحشات  
جو کہوز بہرہ کا سا عقد نکاح

سہل ہے مولود پر پہنخت ہے  
ناک تو پٹیکے کٹی گیا ہے خبر

الغرض حب نبی ایمان ہے  
اتباع شیعہ اُسکا ہے نشان

ہونہ کچھ خالی تہرک سے سرد

باز من آتش هر سامان برات  
کرد دیو هر دلف کبریه شام نگاه

ناک کشا وے کہی بد بخت ہے  
حب خلاف شرع ہو شادیکا کہ

حسب کویہ حاصل نہو شیطان ہے  
حیف بدعت میں محبت ہو کہاں

جب کہ پیغمبر کو تقویٰ ہے ضرور

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ  
يَوْمًا فَعَمِلَ كَصَاحِبِهِ يَمْسُحُونَ بَوْضُوهُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا يَجِدُكُمْ عَلَىٰ هَٰذَا قَالُوا حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سِرِّهِ أَنْ يُحِبَّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيَمِيزْ فِي حَيْثُ شَاءَ

حَدَّثَنَا وَيُؤَدِّ آسَاتُهُ إِذَا تَمَنَّيَ لِيُحْسِنُ جَوَادَ مَنْ جَاوَدَهُ رَوَاهُ الْإِسْقَاقِي  
 هُوَ مَجْتَبَىٰ رِوَايَاتِ الْمَسَالِكِ مِنْ هُوَ مَجْتَبَىٰ رِوَايَاتِ الْمَسَالِكِ مِنْ

جو محبت سے کرے جائز ہو کر  
 بانگ میں کہتے امیر المومنین

رافضی پر کیوں ہو تو لفظ کی پر  
 یہ بھی خالی ہے محبت سے نہ کی

حی علی تیرا عمل ہی خیر ہے  
 کلہ طیب بین کہتے ہیں علیؑ

کرچہ سنت کے خلاف غیر ہے  
 ہر ولی حق کا بنے کا ہر وصی

اور وہ کرتے ہیں میں بسجد میں  
اور کرتے ہیں دعا بھی ہاتھ اٹھا

راضی کرے ہیں جو عید غدیر  
 پہا بہ کا غدیر ہے بن سیر  
 سچے اور پس ہی ہر انک نصیب  
 ہو سیر کو کو سیر پوشی نصیب

چہا بی اپنی قوم میں دلا بہتہ سے  
ہو خرافات انہی بدعت بھی قبول

|| جو جنت سے رہیں سو سہل ہے || | لوحِ کائنات اور عبودیت

ج ۱۱  
بین یکروز  
نیمه فصل  
والرحمن کر  
باب الحقیقه  
سید محمد  
ف

هو ٻڌو راقوال اور افعالي ۾ مين  
رافضني پير ڪيون هو ۽ تقضي ڪريو

یہ بھی خالی ہے محبت سے بھرنا  
گرچہ سنت کے خلاف ہو

ہر ولی حق کا بنے کا ہر وصی  
جو نماز اپنی پہ بھی رفع البیدین

دہ نماز اندر غرض سے کیا  
ہوا تب کا غم مریض کے ہوا

ہر سید و لوسیہ پوشی نصیب  
میں حقیقت میں یہ اُلوکاٹہ کے

اہل سنت لیون میں آئے اور  
گوشت اور جنون و



فصل  
کیا وہ لوگوں کو سزا دیتے  
میں سے کیا جو مجھ سے  
ان کو زمین میں سے جو مجھ سے  
کہ میں ان میں سے ہوں  
انہوں کے لئے اس دنیا  
میں وہ "موضع"

قول و فضل اصحاب کے ہو و می خبر  
نے کہ ہوندرت سے وہ عمل حقیر  
اصل وہ سنت سے خود شرم ہی  
جسکو بدعت کا نہیں سمجھ ہی مٹر  
اہل سنت حق وہی ہی جو کہو  
نام کے باقی ہزاروں ہی ہر  
بدعتی اونکے ہوئے قائم مقام  
بدعتوں سے دلیں سب صبی ہو  
جنہیں آثار سنن باقی نہیں  
وہ کریں جسکا نہ حکم انکو کہیں  
قول پیغمبر اگر بیشک ہے  
اولاً افضل ہی سلام ہو  
اہل بدعت سے نہ کچھ ہی کار ہو  
اور مومن کی یہی پہچان ہے  
اہل بدعت سے نہیں دلیں نفور  
تجسس سے اسوقت میں غفلت عجیب  
خواب غفلت سے نہیں ایک جگا

فلا يهين  
مكتوبة بين  
الاعتصام  
فصل بين  
١٥

12



نام سے کچھ کام چلنے کا نہیں  
 زہر سے حبس طرح جاتی جان ہو  
 گرچہ تہہ میں مر گیا ایمان ہے  
 جان جہنم سے توقع ہے شفا  
 مان لے کہتا ہو جو شفق طبیب  
 فکر کرا ایمان کی باقی ہو علاج  
 ہے مرض بدعت بڑا پرہیز کر  
 کہتے ہیں پرہیز آدھی ہو دوا  
 گر نہیں ہے میرے کہنے پر یقین  
 جان کر صحت تجھے مر غروب ہو  
 حسن بدعت دلبین کچھ گئے مذکور  
 جب تک پرہیز اب آگے دوا  
 نسخہ اکسیر دیتا ہوں بتا  
 اسکے ہیں محتاج سارے اغیا  
 نسخے نام اسکا تو اب نام خدا  
 ہو یہی وہ نسخہ اکسیر پاک  
 جو دل مردہ کو یہ مار الیمات  
 ہو مہوس کر لے قلب ماہیت  
 روز و شب کر سنت و قرآن نظر  
 شادی ہو یا رنج یا غم موت ہو  
 سنت نبوی کے جو ہو وہی خلافت  
 جان اسی مرد و دست کر دلیہ زیر

ہو بدن بے روح کو جنش کہیں  
 یوں ہی بدعت قاتل ایمان ہو  
 پر غنیمت ہو کہ زندہ جان ہے  
 مر گئے پیچھے نہیں ہوتی دوا  
 غسل صحت تلخ ہے ہو دلیہ نصیب  
 کر شر و عہ پرہیز بدعت سے توج  
 مت چہوری اپنی گلے پر تیز کر  
 ہو طرف پرہیز گاروں کے خدا  
 سے خدا کہتا ہدیہ المستحق  
 عاقبت پرہیز گاری خوب ہو  
 ما تہبہ سے پرہیز کو جانے نہ دعو  
 گرچہ استعمال ہو پوری شفا  
 صفو دلیر تو لکھ اس کا پتا  
 مفلس ایمان کو ہے یہہ کمیہ  
 راحت جان سنت خیر المورا  
 اس سوا ہے ادیب اگر خاک  
 ہو مس جان اس سوا اگر الصفات  
 نسخہ سنت میں ہے یہ خاصیت  
 چرخ ایمان کے یہ ہیں شمس و قمر  
 سنت نبوی نہ ہرگز فوت ہو  
 قال ہو یا حال ہو میں شکاف  
 مولوی ہو یا مشائخ یا فقیر

امر بالمعروف نہی عن منکرات  
 ہوتے ہیں اخلاط فاسد سے دور  
 دھو تو آپسین تمام احسن املا  
 نیست اخلاص کے لیکر شکر  
 جب کہ چو ترکیب سار سی دلیہ  
 کر دیا پورا میں پھر نسخہ عیان  
 جیسے ہیں اربع عناصر پر ضرور  
 ایک ہی انہیں اگر مفقود ہو  
 ہو اسی صورت وجود دین حال  
 اہل سنت کو نہایت اُسے کار  
 چار میں اگر ایک بھی پیرا  
 ہووے نا شروع سے جو آپر  
 جہت رہو استطاعت منع کر

اسمیں ہر تنقیہ اور فوت کی بات  
 گر مزاج معتدل بخشے سرور  
 ہر چو اجزائے عناصر ایک جا  
 کر تو ام اسکا کہ تاہو دے اثر  
 ہو یہ معجون منفرج لے نظیر  
 شوق سے فرامی اب نوش جان  
 جس سے ہر انسان کامل مقصود  
 حضرت انسان ماموجود ہو  
 چار عنصر سے نہیں اسکو وال  
 چار یہ آپسین میں جو چار یار  
 چار یاری ہر کہاں نہ رہا  
 غیر کو ہی منع کرنا ہے ضرر  
 ہر روایت میں یہ حضرت کو

فصل میں ہے  
 باب اول میں ہے  
 کہ در کتب میں  
 مذکور ہے  
 میں ہے  
 کہ در کتب میں  
 مذکور ہے  
 میں ہے  
 کہ در کتب میں  
 مذکور ہے

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْلُ مَا يُشَاقُّهُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كُتُبٌ مُّشْرِقَةٌ  
 رِزْقُكُمْ يُنْزَلُ عَلَيْكُمْ فِي سَحَابٍ مُّثَلٍّ وَفِي سَحَابٍ مُّثَلٍّ  
 دَوَّاهُ ابْنُ مَرْجَانٍ وَصَحْبُهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ  
 اور نہ دین تعمیر اس منکر کو جو  
 جس کے حق میں عام ہو و لیب

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ  
 حَبْرُئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَقْلَبَ مَدِينَةٍ كَذَّاءُ كَذَّاءُ أَهْلِهَا فَعَالَ بَابُ  
 إِنَّ فِيهِمْ عَبْدًا فَلَا نَأْمُ يَعْصِيكَ طَهْرَةً عَيْنٍ قَالَ فَقَالَ أَقْلَبُهَا عَلَيْهِ وَ  
 عَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ كَمِ يَتَمَعَّرُ فِي سَاعَةٍ فَطَرُوا لَهُ الْبَهْمِيَّةَ شَعْبَةً

ادنی سے سے خبر کر لو یقین  
 جا فلانے شبہ کو تو لوٹ مار  
 اسمیں تیرا ایک بندہ ہر فلان  
 حق نے فرمایا لا ادرج لا میں  
 عرض کی اُسے کہ اسے بڑو کار  
 ایک لمحہ کی نہ معصیت عا

حق نے فرمایا کہ تو اس شہر کو  
آپ گروہ گناہ کرتا نہیں  
دیکھ نام شروع در را خدا  
یعنی یہ خود مصیبت ہی پر عظیم  
جہنمیں سکتا جو سنت پر عمل  
دوسرے بھیر مرض ہے رکھتے یاد  
دوسرے پیچھے پڑا اضلال ہے  
ہند کی پیری مریدی سے پناہ  
جو کہ جاہل تھے جو کثرت سے پیر  
خط کتابت فارسی جو میں پیر  
فالنامہ اور طیبے کی کتاب  
جو ہم نے علم قرآن حدیث  
جس کو ہو مقصود اس کو بہر معاش  
پیر وہ بندہ یہ ہو قول رسول  
صوفی جاہل کو سمجھو مومنین  
ولیانے جو تھے عارف با خدا  
ذی تقف سخت تر شیطان پر

لوٹا سپر اور اس میں جو کمر ہو  
ایک بیشک ایک ساعت ہی نہیں  
منہ نہ اس بندے کا متغیر ہوا  
دیکھ منکر جو نہ آوے خشم و بیم  
اور بدعت ہر کسی کا ہے شغل  
ایک تے ہے حب دنیا کا فساد  
حسب کو مہدی سمجھے وہ دجال ہے  
ایک عالم ہو گیا بدعت کی راہ  
پیر غالب ہو کر شیخ و فقیر  
لوگ سمجھیں ان کو میں عالم بڑے  
پاس جتنے ہو لو انکا کیا حساب  
حیف جو مرشد بنے ایسا حدیث  
پہر نہیں خناس کے حاجت تلاء  
جیلہ دین سے کرے دنیا حصول  
کعبہ شیطان ہو وہ بالیقین  
التقوا من صوفی الجہل کہا  
ہے ہزار عابد سے یں لو خیر

فَإِنْ عَمَّاسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيهُ وَاحِدٌ أَشَدُّ  
عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَالِيٍّ دَوَاهِ الْيَوْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ  
فَضِيلٌ عَالِمٌ كَوْنُهُ عَابِدٌ بِرَحْمَتِ رَسُولِ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ عَلِيٍّ أَوْ نَافِثٍ الْحَدِيثُ رَوَاهُ الذَّهَبِيُّ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْبَاهِلِيِّ

بن کر دیکھا  
 کہ وہ بھی  
 بن کر دیکھا  
 کہ وہ بھی

<p>دین، نبیا کے لکھے دشمن تیز و فقر جاہل کو کہاں آرام ہو زاہد بے علم جو تحقیق ہو ہے مجرد علم سے بھی نے شرف</p>	<p>زاہد بے علم و شاہ بے علم ہو کفر سے جب تک نجا انجام ہو ہے لکھا وہ آخرش زندیق ہو پھر جو ہوا بلیس کیوں ہو شرف</p>
<p>ہو عمل سب علم کا حاصل کمال بدتر عالم کہا عالم وہ ہو علم ہے خالی عمل سے جو ناقص علم با عامل صراط مستقیم علم نافع فقط وقت و حدیث خوف و تقویٰ علم کا ہے حاصل یہ کہا یو چاہو لئے من فقیہ</p>	<p>کو کان فی العلم ذون التقی شرف لکان أشرف خلق اللہ ابلیس بے عمل ہو اپنی صاحب پر وبال علم سے اپنے نہ لیوے نفع جو ہو عمل بے علم سے مثل سفیم علم ضار ہمت و سواس رحیم جو خلاف اسکے وہ ہو خرب غیث یو جنبہ کہا کیوں بر محل جو ڈرے اللہ سے اور تقیہ</p>
<p>جو کہ عالم انبیاء کا ہو طیس حب دنیا ہو نفس مخلوق پر علم کو کہتا ہے سبک بیشتر اس سے بہا گو جو اس سے بالیقین</p>	<p>طالب حریف کو وہ ہو ایس جا کرے وہ طالب دنیا کے در ہو کتا بون سے لدا وہ مثل خر اسکو سمجھو بیگان ہے ذر و ذر</p>
<p>العلماء إذا خالطوا الأمراء فهم لصوص الدين جبکہ عالم سے خلاف ہو کوئی ہے</p>	<p>یہدم الاسلام لغرض اسکے ہے</p>
<p>عن زید بن حذیر قال قال لی عمردہ هل تعرف ما ہندیم الاسلام قال قلت لا قال ہندم ذلہ العالم وجدال المنافیق بالکتاب وحکم الانبیاء المصلین ذواہ الداد محی</p>	<p>علم خود فی نفس کو نور ہے علم خود لپ کرے تا شبر ہو</p>
<p>علم خود فی نفس کو نور ہے علم خود لپ کرے تا شبر ہو</p>	<p>کیا کرے صاحب جو اسکا کور ہے جو زبان پر ہو وہ حق ہے</p>

یہ حدیث مشکوٰۃ  
میں ہے  
یہ حدیث  
میں ہے

عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ تَعْلَمُ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ  
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَذَاكَ حُجَّةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

افرن جو عالم دیندار سے	طالب دنیا سے وہ بیزار ہے
امر معروف نا ہی منکرات	تارک بدعت ہی محمود الصفات
وارث علم انبیاء سے	کچھ فضیلت میں اس کے شکری

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَدَّرَ الْأَنْبِيَاءُ وَإِنَّ كَلَامَهُ  
لَمْ يَذْهَبْ وَأَيُّهَا دَاوُدُ لَا تَزَلْهُمَا وَلَا تَا وَدَّوْنَا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ  
بِحِطَّةٍ وَافِيهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

رحمت حق ہے زمین پر وہ جو	باب رحمت کا اسی ہی ہو کشود
دوستی ہوئی واجب تمام	کفر سے اسکے امانت لا کلام
دشمن اسکا دشمن رحمن ہے	دوستی اسکا صاحب ایمان ہے
پھر رضا حق رضا اسکی یقین	اسے حاصل راحت دنیا و دین

مَنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهَ بِالْحَادِيَةِ رَوَاهُ ابْنُ حَكْبَرَةَ  
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

افرن علم و عمل سے ہو نصیب	جبکو جانو ہے وہی حق کا حبیب
خوب جب تحقیق ہو کے اور جان	ہر طرح سے ہو چکا ہو امتحان
وہ ہی جو عالم جو لبوے امتحان	ورنہ احمق ہو کب احمق عیان
جبکہ ہووے اس سے شبہ برطر	دین میں اسے کرے حاصل شرف
امر دنیا میں بڑے ہو ہوشیار	کرتے ہو تحقیق اسکے بار بار
دین میں یہ کیا بلا تمپر پڑے	آفت تقلب پہناتی پر اڑے
یہاں نہیں تقلب کا تہ قلیل	جو کہے وہ مان لینا ہے دلیل
این ہذا العلم دین ہے کہا	جو کہو تو کس شخص سے لیتے ہو جا

فان  
چونکہ علم و عمل سے  
خوب جب تحقیق ہو کے اور جان  
وہ ہی جو عالم جو لبوے امتحان  
جبکہ ہووے اس سے شبہ برطر  
امر دنیا میں بڑے ہو ہوشیار  
دین میں یہ کیا بلا تمپر پڑے  
یہاں نہیں تقلب کا تہ قلیل  
این ہذا العلم دین ہے کہا

اے بسا ابلیس آدم روئے بہت  
 پیر زادہ بن کرے جو رافضی  
 ہند میں یہ بھی بہلا موجود ہے  
 پیر جی حضرت نے بولے ہیں  
 جو کہو کہ دین ٹسے میں سحر  
 حال اٹکا کیا کروں ذکر بلے  
 جو نماز اندر ہو حالت عیان  
 جو پڑھو قرآن کسی آدے نہ حال  
 سن بخاری ہو نہ کچھ دل پر بخار  
 یہ کہی بہ گزند پائی ہنوس  
 ایک جو مجلس کہیں ہو راگ کی  
 ہونا زاندر ارضا یا بلال  
 جسکو حاصل ہو عبادت میں سر  
 امر حق کی تعین بالصلوٰۃ

پس بہر دستے نیاید داد دست  
 کوڑہ میں سمجھو کہ لٹکے کہلج بے  
 پیر زادہ رافضی مردود ہے  
 جو کہوں نقطہ سیم مہراج ہیں  
 نیک سنت کے بجالائے میں در  
 کا رشیطان مسکند نامش وے  
 فقر فاسد کا بہر جانو ہے نشان  
 ہولی ٹہری سنکے سو جی حال قال  
 گا وری عاشورن تورودین رزا  
 ہوتی حضرت کو دو گانے میں سحر  
 شام سے ہو صبح کے رات تہی  
 حل جو اس میں ہو وہ بس ہر ضلال  
 ہو و و صادق حال بانور سحر  
 چشم کی تنگی اسے میں ہر شبابت  
 حکم کی تنگی اسے میں ہر شبابت

حکَمَ اَنْسَ خَرَّ السَّجْدَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّتْ قُرْبُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ دَوَاهِ  
 راگ سنکر جو مجاوے زور شور  
 چاہی آشتی کو گیا بل وزیر  
 اہل حق کم اپنے جو بستی کرین  
 جنسے ہے بنیاد پہلے راگ کی  
 اسکو سمجھے تھے خدا جو شرق میں  
 حضرت مودود دشتی سے خیر  
 بلدہ خوارزم اور شہر دکر  
 ان نماز میں دیکھے شامت شب  
 الغرض حال مجمع کچھ اور ہے

یہ تو سے قوت ہمیب کا زور  
 مرغ کی آواز سن رودے فقیر  
 چرخ کی آواز سن مستی کرین  
 ہیں وہ سب اصحاب محل السامی  
 رقص دین کرنے لکے آذوق میں  
 ہو کہ فرمائے تھے وہ غالب قدر  
 جو حوالے اسکے تھے ایدہ ہر در  
 کشتہ خون کر ہوئے خانہ خراب  
 اسکو سمجھو جو تمہیں کچھ غ

فلا  
 بہر دستے نیاید داد دست  
 کوڑہ میں سمجھو کہ لٹکے کہلج بے  
 پیر زادہ رافضی مردود ہے  
 جو کہوں نقطہ سیم مہراج ہیں  
 نیک سنت کے بجالائے میں در  
 کا رشیطان مسکند نامش وے  
 فقر فاسد کا بہر جانو ہے نشان  
 ہولی ٹہری سنکے سو جی حال قال  
 گا وری عاشورن تورودین رزا  
 ہوتی حضرت کو دو گانے میں سحر  
 شام سے ہو صبح کے رات تہی  
 حل جو اس میں ہو وہ بس ہر ضلال  
 ہو و و صادق حال بانور سحر  
 چشم کی تنگی اسے میں ہر شبابت  
 حکم کی تنگی اسے میں ہر شبابت

جب کو حق فرماے افلا بنظرون  
 امر و خوش شکل میں صنع خدا  
 طفل یک روزہ جو صا مہد ہے  
 دیکھ کر اس کو کھے مفتون نہون  
 خوب آیا یاد قول ثنوں کے  
 عشق نبودا بیکہ در مردم بود  
 عشق کز بے رنگے بود  
 لاشی بر لاشی عاشق شدہ است  
 الغرض یہ حال کیا کیجے بیان  
 محفل ہو لی میں بھی جاتے ہیں پر  
 جو نہونی تھی سو ہو لی حال میں  
 ہو لی ہو لی بس ٹھکر مثل مہنت  
 حب بستی عوس کے آئے بہار  
 سر پہ لگا کر ناخنے ابتر چلے  
 جو شریعت کے گہو کچھ ہوا سیر  
 چونہ دنیا دار کے گہر دھوم ہو  
 پچھہ نہ سو چین لاجب المسرفین  
 مان مگر قدرت نہون حکام کے  
 خاندان عالمین جو تے میں پر  
 چوڑ گدی وہ نہیں جا کر کہیں  
 کو چہ بازار میں جاتے رسول

دیکھ وہ قدرت نہون شور و جہون  
 دیکھ حضرت ہو کے خود مبتلا  
 رب اپنے سے حدیث العہد ہے  
 سیر نا بالغ یہ کیوں مجنون نہون  
 لکھ لکھ المولوے المعنوی  
 این کسا د از خوردن گندم بود  
 عشق نبود آخرش ننگے بود  
 بیچ نے مہیچ نے راہ زدہ است  
 ہو یہ سب علت مشائخ پر بیان  
 لعنت حق پر پر برسے عبیر  
 فرق کیا ہے شیخ اور شیوال میں  
 ہر توجہ دلیں پر آوے بہت  
 شیخ بوڑھا یا گیا صبر و قرار  
 شخص صاحب چوڑ گہر باہر چلے  
 تو کہیں ایمان سے ہم ہیں فقیر  
 شادی حضرت میں معلوم ہو  
 جس میں خوش بی بی ہو وہ ہو لکیر  
 عصمت بی بی بود بے چادری  
 اور بڑی گدی پہن بیجو فقیر  
 طہر تھل میں رہتی ہیں وہیں  
 دعوت غربا کی کرتے تھے قبول

فی الحدیث یحییٰ دعوۃ المملوک رواہ ابن ماجہ والبیہقی شعبان  
 بلکہ تھی گھارے کی اسپہن  
 بیشی فی الاسواق ہو قرآن میں جان  
 فی الحدیث یحییٰ دعوۃ المملوک رواہ ابن ماجہ والبیہقی شعبان

فاب  
 بیہدیت سکونہ  
 میں با برضاق  
 کے دست و پون  
 فاب  
 بیہدیت سکونہ  
 میں با برضاق  
 کے دست و پون

<p>جانتے تھے بازار اور کہانے طعام</p>	<p>حق نے فرمایا کہ تھے مسلّم</p>
<p>جس دایم حبس ہو کر ہر صوبہ تہک کے سب کام سر دایم کم خر خود نجا دین کام کو ہرگز حضور وہ ہوئے گویا غلام زر خرید پیر کے نیچے فقط کدے رہے ساری شیخی کا اسہین حصر ہے انکی دین تقسیم جو ز دار میں جانتے اولیٰ کام تا ہو و حصول</p>	<p>اس زمانے کی فقیر ہی عجیب پیر ہی بن کر جہان بے غرض کیسے ہی پیش آوے پیر حاجت فر جو کہ حضرت کے ہوئے اگر مرید انکے سر پر ساری آفت پڑ گئے جو کہ میں تنہا چلین کیا ذکر ہے صحبت غریب سے رکھتے عار میں بیوہ و مسکین کے ہمراہ ہوسول</p>
<p>عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ كَانَتْ فِي عَقْلٍ بَاطِلٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَيْكٍ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمِّ فُلَانٍ انْطَوِي فِي السَّكِّ نِسْتُ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى وَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا لَا يَأْتُ أَنْ تَمْسِي مَعَ الْأَدَمِيَّةِ وَ وَالنَّسِيبِينَ فَقَضَى لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّاحِقُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ</p>	<p>عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ كَانَتْ فِي عَقْلٍ بَاطِلٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي أَيْكٍ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمِّ فُلَانٍ انْطَوِي فِي السَّكِّ نِسْتُ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى وَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ أَيْضًا لَا يَأْتُ أَنْ تَمْسِي مَعَ الْأَدَمِيَّةِ وَ وَالنَّسِيبِينَ فَقَضَى لَهُ الْحَاجَةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَاللَّاحِقُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ</p>
<p>آپ لاتے تھے تک بازار جا جس سے منجر نفع ہو سو عیال ہنیر اور آنے کو لاتے لا دکر</p>	<p>تھے امیر المؤمنین جو مرخص اور کہا کامل کا کیا نقص و کمال بوہرہ اور خدیفہ دوش پر</p>
<p>عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُحِيطُ تَوْبَةً وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنْ الْبَشَرِ يَغْلِي تَوْبَةً وَيَحْلُبُ شَاةً وَيُدْمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التَّوْمِيَّةُ تَرْجِيحَهُ</p>	<p>عَنْ النَّبِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُحِيطُ تَوْبَةً وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنْ الْبَشَرِ يَغْلِي تَوْبَةً وَيَحْلُبُ شَاةً وَيُدْمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التَّوْمِيَّةُ تَرْجِيحَهُ</p>
<p>احمد مرسل شفیع الذہنین کفش اپنی کا تھہرتے</p>	<p>سرور کو میں خبر المسلمین کپڑے پر پیوند لیتے خود لگا</p>

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



آپ خود دستِ مہار کی سے ہیں  
میرا ہے کڑے کو اپنے آئینہ کی

بکریوں کا اپنے دوستوں کو دودھ بھرنے سے منع کرتے کہوں روج فداک

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَعْمَةٍ أَهْلِهِ نَعْبُدُ خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خُذَ إِلَى الصَّلَاةِ دَوَاءُ الْبَجَارِ

اس قدر غوغائے کرم حضرت میں تھی  
ساتھ مزدور دن کے کرتے کام کو  
بیچ حضرت کے لیے بڑا ایک بار  
بیچ دے ایک نے اپنے لیا  
ایک پکانے پر ہوا موجود کار  
اب حضرت گوشہ جنگل میں جا  
دیکر کہ اصحاب حیران ہو رہے  
تھے کہ فرمایا ہندین آتا پسند  
کام ایک قمنے قسمت کر لیا  
تھے اس حضرت کے خادم تمام  
بیتے کرتے میں بیان حضرت انس  
یہ نہ حضرت نے کبھی مجھے کہا  
کام یا کرنا تھا کیون چھوڑا  
جقدر میرے کے حضرت نے کام  
تھے امیر المؤمنینؑ حضرت عمر  
شغل نیاز سے کا تھا صدیق کو  
حضرت ابوب ذکر یا کو لکھا

آپ کرتے خدمت اینو اہل کے  
تھا نہیں ہرگز تکلف نام کو  
کے صحابہ نے ہوا تقسیم سکار  
دوسرے نے صاف کرنا کہدیا  
اسطرح سب کام نے پایا قرار  
لکڑی اوسکے واسطے لائے اوہنا  
ہم تولاتے آپ حضرت کیوں گئے  
بیٹھنا ممتاز ہو سب میں بلند  
اپنا حقہ مہینے لکڑی لادیا  
یوں روایت کرتے ہیں واکلام  
خادم حضرت رہا میں سال دس  
کام وہ کرنا نہ تھا کیونکر کیا  
یہ نہیں ہرگز مناسب سمجھے  
میری خدمت پر ہوئے غالب نام  
خشت زن اپنے خلافت میں مگر  
انہی طاعن جو کہ ہوزن فراق ہو  
شعل خیاطی و نجار سے کا تھا

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ ذِكْرُ الْخَلَاءِ دَوَاءً

ف

جو کہ مردان خدا آگاہ دین  
 جب محبت چاہے اللہ ہو  
 ظاہر و باطن شریعت ہو تمام  
 نے کہ ہو صورت مشائخ نام کو  
 جن کی ہے محراب خود سجود  
 کسبیاں لیتے ہیں جیسے قدم  
 رقص اور چوکی دین ہو جو کچھ  
 باپ سواپنے زیادہ جانشین  
 انکو سے پائے گناہوں کا خیال  
 دیتے تھویندو دعا ان کو یاد  
 عرض نہ کرتے ہیں یوں پیر و  
 اب کی ہو لی اور سی ہو گی جو  
 اس زمانے کے یہاں پیر دین  
 فخر سے کوئی بیان کرتا پلید  
 یہ تصرف آپکا ہے چشم دید  
 جیف کیا اس حال کو کچھ بیان  
 راست ہو یہ سب سخن کو ہجو در  
 کہ تلم سے یہ قلم ہو جیف ہے  
 یہ تو شیطان جیسے ہیں لیے مگر  
 کیا سمجھے انکے ہوتے ہیں مرید  
 امر یہ جاہل ہے جانین ہر جام  
 جانتے ہیں بھی دلیں خود مختور  
 جانکر گو کہا دین یہ حیرت جو تھو  
 این نہایت پیش تو رسوا شود

جاہ دنیا کو سمجھتے جاو دین  
 بے لکلف اسطرح باللہ ہو  
 کچھ مخالف شرع سے کہ ہو کام  
 داؤد التبیح ہو دے دام کو  
 پیر جی کا ہے وہی بیت الحرام  
 پیر کے پیر دین قدم وہ دبیر  
 پیر کے چوکی نہا خدمت قبول  
 سالمین جو ہو سکے سواستین  
 پاک حضرت از حیا میں کمال  
 لے مرادن تیری ہو پوری مراد  
 آپکا حضرت یہ سب کچھ ہو سبب  
 نذر دونگی پیر کے قربان ہو  
 قلبانوں تختے جو دوا پیران  
 ہو پڑے صاحبکے بی بی بھی مرید  
 پیر کے حقین سے بل میں خیر  
 شرم و غصہ دونو آتے ہیں ن  
 ناحقوں کے حقین ہے الحق  
 قاطع برمان تخت السیف  
 ہو عجب جو معتقد انکے ہیں خیر  
 جو کہ ظاہر ہو خبیث الیا پلید  
 کس طرح پیران پہنستے ہیں تمام  
 یعنی من نام کہ من دانم ضرور  
 مولوی کے قول نے سکین دی  
 پیش غوکان شک

جو کہ دے راہ خدا مال حرام  
لے فقیر اور جاگر دلجو سے دعا  
واسطے طاعت کے لقمہ ہر حال  
سک نہیں سہیں بھیجے قول بنے  
حبیب جو ایسا غرض ہو کہ نہ کرگ  
قلبانی دیکھتے اسکا عمل  
نان و حلوا میں بیک کیا تاثیر ہے  
نان و حلوا کا جو آیا یہاں نہ نام  
دین فروشنے از پے نان حرام  
خوردن مال شہان از زرق و شید  
این عدالت با وجود این صفات  
بہر شخص داخل نکرد و دلائل  
سے نباید احتمال اشہر چیز  
نیست تقویٰ جز درین اہل حق  
الغرض جو ان میں متشیع ہیں لوگ  
ذکر کرتے ہیں بزرگوں کا کلام  
میں بزرگوں کے خلاف افعال میں  
نام لہن جو انکا گذرے بالکمال  
کار یا کان روشنی و گریست  
اسے محنت نے تو مردیٰ تو زن  
ماہرون رانست گریم وقال را  
جو نہ قول و عمل میں اتفاق

ف  
یہ حدیث ہے  
سیناب است  
کے لیے

اجر کے امید رکھے ہر تمام  
کفر میں دونوں ہوئے یہاں مبتلا  
کفر و حرمت سے نہ حاصل جزو مال  
سخت مطلق ہو یہ سب مہر الہی  
اسکو احمق جانتے ہیں بھی بزرگ  
پر بزرگی میں نہیں آتا حاصل  
کیسے ہی کہا وے گروہ پیر ہے  
یاد آیا نایں و حلوا کا کلام  
مکرو حیلہ بہر شخص عوام  
گاہ خست عمر و گاہ ہے خست و زید  
ہست و ایم خست را و بر ثبات  
این عدالت است کہ وہ بوقیس  
چون وضوئے محکم بنی ہی تمیز  
نان و حلوائے ہل در گوشت  
انہیں اک تبلیہ کا ہے اور روک  
تا کہ ہو وہیں معتقد انکے عوام  
کرتے ہیں طامات پر قوال میں  
ہو بقول مولوی الکا وہ حال  
کا رد و نان جبکہ و بے شرمیت  
ہیچو شیطان راہ مردان را مرن  
ماہرون را مبتکریم و حال را  
اسکو ہنرمند نے فرمایا اتفاق

جنگ بوجھل ہی ہر چوٹ جا  
خلم غالم پر جو فرماوے خدا  
داد اپنے کو نہ پہنچا وہ غریب  
گرچہ بیشک وہ رب العالمین  
ہر مسلمانوں پر رحم ان کا یقین

نیک و بد میں فرق کیا باقی کہا  
ظلم پر مظلوم کے حقین ہوا  
اسکے حقین یہ قیامت ہر جیب  
لیک بند ہی سب برابر ہی نہیں  
رحمت حق ہے برائی محسنین

ہر کسکے حقین جو کیساں کرے  
ایک کو ملتا دو شاہ ہے لباس  
ایک روتا ہے بڑا آزار میں  
ایک ٹوٹی جھوپڑی میں ہر تباہ  
گاہک کھاتا رہے زندان میں  
سبب تملعت ملا ہے شاہ سے  
انرض مشر کو بھی یہ حال ہو

فرق دنیا میں بدلا ہر کیوں ہے  
ہر بدن پر ایک کے گنہگار  
ایک ہنتا ہے کھڑا بازار میں  
دوسرے کا ہر محل آرام گاہ  
ایک کو ہر سلطنت ملتا ہے  
دوسرا ہر قید میں خود چارہ دینا  
ایک خوش ہوا ایک کو خونین

ہو تصور کے جو ہو تقیم  
کاٹ کر اسکو ہر جنت کے تمام  
عن علی دفع فایا ورف  
داحلہ تبلیغہ الی میں ہو کوئی  
وذلك ان الله تبارک و تعالیٰ  
استطاع ان یثابت تھا قدم  
خبر خدا جس نے نہ کی تہی بندگی

فی سورة حم ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تت اقل انهم  
علیہم الملائکہ الا تقفوا ولا تفرقوا و ائبروا بالجنۃ الہ الہ  
توعدن من اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیاء فی الاخرۃ و لکم فیہا من  
لوت رقی انفسکم و لکم فیہا ما نذرت عنون نزلا من غفور رحیم

عیش ہر اسکو نہیں چھوئے  
جو گرجے چاہے وہاں حاضر ہو  
اسکے حق میں ہے خدا غفریم  
جو بتو حید خدا داسے ہوا  
اور کہا یوں انہی من مسلمین  
واسطے اسکے ہر نعمت ویدم  
چین سے اسکے دیا

عیش ہر اسکو نہیں چھوئے  
جو گرجے چاہے وہاں حاضر ہو  
اسکے حق میں ہے خدا غفریم  
جو بتو حید خدا داسے ہوا  
اور کہا یوں انہی من مسلمین  
واسطے اسکے ہر نعمت ویدم  
چین سے اسکے دیا

۱۰  
نیک و بد میں فرق کیا باقی کہا  
ظلم پر مظلوم کے حقین ہوا  
اسکے حقین یہ قیامت ہر جیب  
لیک بند ہی سب برابر ہی نہیں  
رحمت حق ہے برائی محسنین  
فرق دنیا میں بدلا ہر کیوں ہے  
ہر بدن پر ایک کے گنہگار  
ایک ہنتا ہے کھڑا بازار میں  
دوسرے کا ہر محل آرام گاہ  
ایک کو ہر سلطنت ملتا ہے  
دوسرا ہر قید میں خود چارہ دینا  
ایک خوش ہوا ایک کو خونین  
ہر کسکے حقین جو کیساں کرے  
ایک کو ملتا دو شاہ ہے لباس  
ایک روتا ہے بڑا آزار میں  
ایک ٹوٹی جھوپڑی میں ہر تباہ  
گاہک کھاتا رہے زندان میں  
سبب تملعت ملا ہے شاہ سے  
انرض مشر کو بھی یہ حال ہو  
فی سورة حم ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تت اقل انهم  
علیہم الملائکہ الا تقفوا ولا تفرقوا و ائبروا بالجنۃ الہ الہ  
توعدن من اولیاءکم فی الحیوۃ الدنیاء فی الاخرۃ و لکم فیہا من  
لوت رقی انفسکم و لکم فیہا ما نذرت عنون نزلا من غفور رحیم  
عیش ہر اسکو نہیں چھوئے  
جو گرجے چاہے وہاں حاضر ہو  
اسکے حق میں ہے خدا غفریم  
جو بتو حید خدا داسے ہوا  
اور کہا یوں انہی من مسلمین  
واسطے اسکے ہر نعمت ویدم  
چین سے اسکے دیا



جسکا وہاں گارہی خالص شک سے	شکر یہی موتی و باقوت کے
خاک اسکی زعفران نرود ہے	جو گیاراحت لے بے دروہر
<p>عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَيَّرُ الذَّاكِرُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا الْحَدِيثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ</p>	
ایک شجر البیا ہے جنت میں جو	وان سوار اسکے چلوسا میں ہو
سورس تک وان چلا جالا کلام	ہونہ سایہ اسکا بس ہرگز تمام
<p>وَكُنَّ امْرَأَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ فَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمْ لَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِجًا وَلَنْصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ النَّجَّارِيُّ عَنْ النَّسَائِ</p>	
جہشتی عورتوں میں ایک بھ	اسکے ظاہر ہوزمین پر روشنی
روشنی جنت سے ہو و سوز زمین	بہر و سوز شدہ سوز مکان ہی و زمین
اور جنتی اور سوز جہشتی وہ جہشتی	وہ تو سب دنیا سے بہتر سوز زمین
<p>عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ نَفْسٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءٌ وَجُوهُهُمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزَّوْجَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دَرَجَتِي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ دَخَلٍ مِنْهُمْ دَوْجَانٌ عَلَى كُلِّ دَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَتَرَى سَاقَهَا مِنْ قَدَاهَا رَوَاهُ النَّجَّارِيُّ</p>	
زمرہ اول جو داخل جہشت	دن قیامت کے سن انیکو سوز
روشنی ہوا اسکے منہ پر اسقدر	چودہویں شب کا دکھاوی جو فتر
زمرہ ثانی میں ہوا اتنا ظہور	کو کب روشن میں جن بہتر ہوا نور
انہیں ہر ایک کی مریں دہلی بیابا	ہر لباس حسن اولنگا یوں عیان
علی ستر میں نظر آ جائے گا	مغز انکی استخوان مساق کا
الغرض جو ہوں مواحد و منین	واسطہ انکے یہ سب میں بالیقین

فصل  
جہشتی عورتوں  
میں ایک بھ  
روشنی جنت سے  
ہو و سوز زمین

فصل  
جہشتی عورتوں  
میں ایک بھ  
روشنی جنت سے  
ہو و سوز زمین

فصل  
جہشتی عورتوں  
میں ایک بھ  
روشنی جنت سے  
ہو و سوز زمین



<p>چند روزہ بھرتے لو اُنہما حق کے رزدی میں ہر حصہ ورکا</p>	<p>کفر لغت کا مزہ چکھو گے جا بھیر جو ٹہراتے ہو یو جیسے کا خدا</p>
<p>وَإِذْ آمَسَّكُمْ الضُّوْءُ فِي الْكَهْفِ ضَلَّ مِنْ نَدْعُوْنَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَكَلَّمَا بَنَاتِكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ عَاوِضَتُمْ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُوْرًا</p>	<p>وقت سختی کے جو شرک تھر قدیم غیر کا اُسوقت لبتے پہر نہ نام</p>
<p>جب خدا اس رنج سے دیتا نجات مشرکین اُسوقت کے تھر وہ ا ہو شداید یا کہ ہو حالت ر خا اسنے تھے بو جہل میں بھی جہل کم بھیر تو سمجھے یہ ہمارے ہوں نصیر بجز خدا ہرگز نہ ہو کچھ کشف ضر جانتے ہیں سب خدا کو لا شریک سوئے غیر حق لما ذا عسره</p>	<p>بجز خدا کہتے نہ کچھ امید و بیم ضلّ ماتدعون شاہد ہر کلام پہر وہی سب شرک کرنے ثبات شرک میں یہ لگے اپر شرف پہرین پر وئے جا جا التجا انکے سر پر جا پڑا ان کا قدم حق نے فرمایا وہ ہوں اپر تکبر زعم جن پر خوف سر و خو دہر پر مانگتے پہر کیلے غیر و سب ہیک اکیا الیس اللہ یکاف عبده</p>
<p>ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَجَلَدَ سَلَامًا لِّرَجُلٍ هَلَّ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ</p>	<p>ہر موصدا یک خواجہ کا غلام چند خواجون میں یہ ہر جی متی طالب خدمت تو ہو حیرت میں جو کسی خدمت میں یہ ہو جانتا ایک کا خالص نہ جیتک غلام ہر سخن الحمد شد ہر محل لیک اکثر لوگ ہیں للعد</p>
<p>فخر ہے مومن کو د اللہ بھر کلام اور شرک ہے غلام شرکتے وقت واحد میں جو ہوں متشاکس کولنی جانب کرے بھیر اختیار لے خبر اسکی نہ پہر کوئے تمام کب ہوں بھیر دو تون برابر الش اگرچہ ہر توحید ظاہر کیا کہوں انہ سے کہتا ایک واحد ہی</p>	<p>نذر و منت جا کے</p>

ادب و نجف  
ایک دو زبان  
چلنے کا رنٹھ  
سچا چھریب کا لایا  
تنگی کی کھٹ  
اور حیران بنا  
بائیکل ۱۲  
اشیئے  
بنائی ایک کہات  
کبر و کبر و کبر  
تسک و تسک کا  
مرد و مرد و مرد  
کوتی ایک و مرد  
سہار و سہار  
اسکو ہر دلی  
سچہ نہیں  
موضع



پہوئے منہ اس کہنے سے کیا ہو گیا  
 نام تو بند مٹے بندہ حسن  
 پہوڑ حق بند و لگا تو بندہ ہوا  
 بے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ  
 ریش کا منہ پر نہیں نام و نشان  
 سرچہ سے سارا دانا پر گیا  
 کیا کہوں کیسے مسلمان آپ میں  
 ایسے ہی صورت مسلمانوں کی ہر  
 کیا کہوں بڑ ریش کے صلوٰۃ کا حال  
 اس طرح تصویر یہ بھ آپ کے  
 شکل پر پھر فخر کرتے ہیں عظیم  
 آپ تو فضل و ہنر سے ہیں برسی  
 فخر سے کرتا ہر کوئی بھ بیان  
 کوئی کہنا پیر زادہ ہوں قدیم  
 قاضی زادہ کوئی کہتا آپ کو  
 مولوی صاحب بڑے شہو عالم  
 کوئی کوتا شیخ صدیقی بیان  
 کوئی فاروقی پیر نازان ہر بشر  
 کوئی ذوی النورین پیر ہے  
 کوئی لیتا چہ روز ہرہ کا نام  
 ہو کیو قادر می ہونے پر خط  
 خود معین الدین نہیں ہر ناز  
 نقہ نقہ

زہر کہا نام لے تریاک کا  
 گبر کے مانند پیر کرتا حشن  
 کچھ تو شر ما دل میں اسی بندہ خدا  
 ہر زنا و رقص سب کچھ واہیات  
 پیر نابالغ کہوں یا نوجوان  
 خرس حبکو دیکھ کر بھ ڈر گیا  
 ایسی ہر سب انکو دادے باپ میں  
 سح بتا دیا کہ شیطانوں کی ہے  
 جسطح عورت کے سر پہوں نہال  
 جسطح ہو شیوچرن باپ کے  
 تھا میرا دادا کریم ابن الکریم  
 نام لیں اجداد کا پر ہر گھر سے  
 تھے میرے دادا جو حضرت تھ فلاح  
 خواجہ زادہ ہوں کوئی کہتا رحیم  
 کوئی بتلاتا ہے مفتی باپ کو  
 کوئی کہتا ہے چچا میرے کا نام  
 صدق کی کچھ بو نہیں آسین عیان  
 باطل و حق میں نہیں فاروقی  
 خود سناؤ علم سے لے نور ہے  
 عفت و تقویٰ سے ہرگز کچھ نہ کام  
 لیکن اسکو کچھ نہیں قادر سر ربط  
 پر معین الدین چشتی پر ہے ناز  
 نقہ نقہ

نام ہے انکے فقط تو ناد میں  
 چار ابرو کا صفا منہ پر بنا  
 ناک پر کنپیا جو ہے خط سیاہ  
 نام جنگا لین میں یہ پوچھو خبر  
 الغرض الیون کو پھر کیا کھنجر  
 باپ اک جاہل کا فاضل ہو بھلا  
 زشت رو سے ناز بھیک ہو پسند  
 آتش روشن کا ہر یہ دو دنک  
 نسبت فرزند ناقص بے کمال  
 بول سے آدم کے جو ہی باوقار  
 شکل و حسن سے کرم کو کیا ہر شرف  
 ہر جو ہر تقداری وخت کمال  
 ہر شرف پہان نسبت انسان کو  
 ایک احمق کو سنا کر تے بیان  
 ہر نہیں ہر چیز یہ معلوم جو  
 کہہ بے کہا تے ہیں کہیں کیا پتا  
 نسبت مٹنی سے آوے کچھ نہ تھ

صورت و سیرت میں خود آزار میں  
 شکل شیطان کا دبا اسکے پتا  
 ہر سواد الوجہ پر اسکے گواہ  
 حق بزرگوں کے یہی صورت مگر  
 جب مناسب نہ ان کی کوئی شے  
 فضل اسکے سر اسے یہ کیا ملا  
 حسن میری مان کا تھا تھے دو چند  
 گرچہ ہر آتش سے پیدا سپر رنگ  
 ہی بہشن آبائی کامل سے مثال  
 ہووین جو پیدا کہین ایک کرم  
 خرس ہو نسبت دبا آدم طرف  
 اسہین میں دونوں برابر ایک کار  
 جقدر وصف کماست میں ہو  
 باب تہامیز سنویار و فلان  
 جہنے مانا ایسے سے بالفرض ہو  
 ایضہ آگے پلا و قلیہ تھا  
 نسبت دینی نہو جنک سا تھ

فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاعْبَادُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ

نوح کا بیٹا بدون کے ساتھ ہو  
مہر آبائی بچے کام آئے نہیں

نسبت پیغمبرؐ بی شکا و د کہو  
آخرش وہ ہو گیا من سرفیقین

أَيُّهَا قَالُوا سَأَوِي إِلَى جَبَلٍ يَعْصِفُ  
أَمُّ اللَّهِ إِلَّا مِنْ رَجْمٍ وَحَالٌ يُبَيِّنُ

اہل سے باہر گیا یہ کہہ کے جو  
اس لیے قرآن میں یہ ذکر ہے

عن أبي هريرة قال قال لعاصم اليوم من  
يوم النوح فكان من الملوك قين

اس کے حق میں تو کہیں جائز ہو  
مگر کہ

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

چاہئے تم کو خدا کے ہو ہو  
 حکم حق سے خود نبی نے بار بار  
 میں کہیں کام آنے کا حق سمجھو  
 حق نے عند اللہ الفت کم کہا  
 کوئی ہو قول نہیں ہے یادگار  
 حشر کو پوچھے ہنیں اسلاف سے  
 جو کوئی تو حید پرست اکم نہ ہو  
 کفر کے سمون پہ چلتا ہو حیان  
 ہو جہنم واسطے اسکے مقام  
 یہ شرافت شروافت ہو گئے  
 جو میں بید سیدی میں کہہ گئے  
 وہاں شجاعت سے جو دم مارسی کہان  
 ستر حصہ آگ دنیا سے پڑ ہو  
 سال اسکو جبکہ دہکا یا ہزار  
 اتنی مدت پہر جو دہکا گئے گئے  
 سال اسکو بھی جو دہکا یا ہزار  
 لاینگے دوزخ کو جو دوزخ میں  
 ہر مہار اوپر سمون ستر ہزار  
 ہر یک کا نام لے دوزخ پکار  
 حق سے منہ پھیرا تھا اید پر تو آ  
 میرے پاس آ اسحق بیجا  
 آ ادر میری طرف اے اہل آل  
 جمعہ کا حدیث اٹھا رکھا ۱۰۰

باپ دادا کا پر و سا کچھ نہ ہو  
 ہو جناب فاطمہ سے یون کہا  
 ذات اپنی کو بجا تو مار سے  
 غیر تقویٰ سے کیا شرافت میں رہا  
 سب اقرب محسن ہیں پر ہیزگار  
 کچھ نہ پوچھنے کو اوصاف سے  
 اور کا زور دزدہ پر داکم نہ ہو  
 شیخ و سید ہو مغل ہو یا پٹھان  
 بچے شرافت وان ہنیں ان کے کام  
 شیخ جی کی ساری شے کہو گئے  
 طوق و قل مغلے مغل کے ہو رہے  
 پیٹھا دوزخ میں ہو دلیکا پٹھان  
 جو حرارت آتش دوزخ میں ہو  
 تب ہوئی وہ نار سُرخ انگار وار  
 تب سفید نی اسپین پر پاؤ گئے  
 اب سپہ تار یک سے پاؤ گئے وہ نار  
 میں مہار اسپین لگے ستر ہزار  
 میں فرشتے کچھتے سب ایک بار  
 اس طرف آوے کافر نابکار  
 پشت دسویں حق سے نہ تھا خوف خدا  
 سہ پہر کلہ اور تھا دل میں وفا  
 حرمت و حلت میں کچھ ہی تھا خیال  
 ۱۱۱ کاتے کہ کہ کہ کہ کہ

الغرض جب ہو یہ روزِ شے صدا  
 ہو دے ہر کا فر منافق کو گریز  
 پہ تو کھٹے ایک گردن بس دراز  
 ہو منافق اور کافر ہو نسیم  
 اس طرح چکر سے لیدے اوٹھا  
 روزِ غیبی دن قیامت ہو خطاب  
 گرتے اشیا دنیا سب ہو خاص  
 وہ کہے جو پاس میرے ہو تمام  
 حق کہے پہ اس کو بن امی بے ثبات  
 شرک سے رکھنا برے تو آپ کو  
 صلب مین آدم کے تو رکھتا خرت  
 وہاں ہی اترا تھا قالو لبے  
 جہد توڑا تو نے اور مشرک ہوا  
 چوڑی مخلوق حاجتے مخلوق کا  
 چوڑی جھاکا دروغِ ضمیر  
 دیکھ لے ہیخت مشکل کے سے جا  
 ایسی بے وعدت کی دوزخ جائی ہو  
 ہو جو کافر کے میان ہر دگوش  
 سیر تلے روزہ سوارے تیز کام  
 فریبے ہو اس قدر اندام پر  
 ایک نرم گوش سے دوش بک  
 اور سطرے پوست کی سبیر شب  
 کو وہ بیضا کی طرح کافر کے ران  
 ہو چکا دوزخ مین خجائیت پرست

یوں بلاوے نام لے لے بر ملا  
 دیکھ کر وہ ہول سن آواز تیز  
 یوں جہنم سے کہوں کیا اسکا راز  
 راہ دو سو سال تک نہ ہو مقیم  
 نوک سے جون مرغ دان لے اٹھا  
 سب مین ہر جگہ بہت ہلکا عذاب  
 دیکھ فندیہ آپ کو کرے خلاص  
 جیسے چھوڑاؤں آپ کو مین کلام  
 مینے یہ آسان تر چاہی تھی بات  
 مست ملا نا سنا تہ میرے کوئی ہو  
 جب کہا تھا تجھے مین قول است  
 پڑ گئی پہ تیرے اوپر کیا بلا  
 کی عجلت استعانت نہا بجا  
 ہو گیا سمجھا اسے حاجت روا  
 ہر کسی سے تھی مدد دیا دستگیر  
 جز خدا کوئی نہیں مشکل کش  
 وائے ہو صد ایسی ہو صد ایسی ہے  
 دن قیامت کے مسافت کر تو ہوش  
 ایک سے بھی دوسرے تک لا کلام  
 جون تھا کافروہ عند کے نام پر  
 راہ ہفتہ سال ہو بے پش شک  
 دانت چون کوہ اج ہوتا  
 اس غضب سے سنا سنا  
 تین شب کی راہ

ہر زمین پر کھینچتا کافر زبان  
 ہر پستی فرسنگ تک یہ ہر دبال  
 ہونٹہ اوپر کا پڑے ماضی سر  
 واد کی تہ بہ تہ ہر ستم اسکے جا  
 کوہ ہے دوزخ میں نام اسکا صغیر  
 اسی چڑواہ کیلئے سلا اسکا حال  
 اور اسپر سی اسی کے چٹو دین  
 بیدار ہ ہے کہ وہ ایمان سے  
 واقعے ہے اسقدر ایمان بلند  
 شرک جسے کچھ کیا حق نے کہا  
 پیکر کے اسکو گناہ پر اختلاف  
 ہر گناہ کا رو کی دوزخ میں رک  
 اسکا قلم و جو گرے دنیا میں  
 ہیکلے تانبے کی طرح ہر اوہین خوش  
 پاس منہ کے جبکہ آوی ہو جذاب  
 سر پہ پشیمین گرم پانے کہوتا  
 راہ پر دلتے لکل باہر گرے  
 اور بد لگا اسکے پہر جلدی بدن  
 اور بے زرد آب دوزخ جائے آب  
 بہون ڈالے منہ کو مثل کباب  
 دوزخی پوئیکے جو مارا الصدیق  
 واسطے کفار اور فاسق کے  
 ڈول رہو جو ڈول رہو۔ دو

جس زبان سے غیر حق تھا اور محو ان  
 لوگ اسکو کر رہے ہیں پائیال  
 لب زیرین جا کرے وہ ناف پر  
 جو کہ ہے جبار سرکش بے جیا  
 واسطے اسکے جو ہے کافر غنود  
 جسکے چہرے وائے تو ہو ہفتا سال  
 اسکو دایم یون رکھیں پیر زمین  
 یون گرا تھا جا گرفتار آن سے  
 جو کرے اُسے جدا ہو بند بند  
 آسمان سے گویا جالو گر پڑا  
 رنج نے ڈالا اُسے در کوہ قاف  
 وہ ہجر قوم جو سے زہر ناک  
 ساری دنیا کے معیشت ہو تباہ  
 کر رہا ہر پست بین جوش و خروش  
 پوست منہ کا گر پڑے ہر اس میں شباب  
 کاٹ دی اندر شکم وہ کہ سکے جا  
 ظاہر و باطن سبھے ابتر کرے  
 اسطرح دیتے زمین رنج و محن  
 تہا نشہ دنیا میں جو ست شراب  
 قاطع امحا ہے وہ بلب شراب  
 وہ دہرے نکلیگا ہو کر پلید  
 جو وہ دوزخ میں پڑا غناقی ہے  
 اگنہ رہا حاکم کے زمانہ۔

انہیں سے جو گوئے کالے ایک بار  
 الغرض دوزخ کے ہیں صد عذاب  
 دوزخ میں جتنے ہیں پوچھیں پہلا  
 تم لو کہلاتے تھے اشراف دوزخ  
 وہ شرافت اور ریاست کیا ہوئے  
 بولے تھے جو کچھ ولے مردود تھے  
 ہم نہ تھے اور نہیں جو تھے اہل مملوۃ  
 ہم نہ تھے اور نہیں جو کرتے تھے بغیر  
 حجت بدین کہے رہتے تھے ہم  
 بھان تلک غافل رہے آپاقتیہ  
 بہا گئے تھے وعظ کے ترانے  
 ہم نفرت وعظ سے تھی اس قدر  
 ہیں پڑے دوزخ میں کیا باقی رہی  
 کچھ نہ سمجھے یہ دوزخ ناک میں  
 آج تو سنتے ہیں قول نذیر  
 جیف کچھ سنتے سمجھتے کچھ اگر  
 الغرض دوزخ میں انسان کے سوا  
 سارے موت اور قفس پر نشان  
 جن انسان سارے شیطان کے مرید  
 اس قدر مخلوق ہیں دوزخ رسید  
 اسی مسلمانوں تم اب حق سے دور  
 سن لیا کیا سخت ہے حق پر خدا  
 چوڑ دو جو کچھ کہ ہے قس و مجور  
 آخرش دنیا سے ہو یک دن جدا

سال چالس تک رہی وہ رہاوار  
 ہو گا معلوم آپ ہی روز حساب  
 اس بلا میں کیوں ہو تم مبتلا  
 آج دوزخ میں ہو کیوں خار و شیر  
 آج کیا تم پر قیامت آگے  
 معترف تھے حضرت مسعود  
 کہانیے غربا کے پوچھی تھی بات  
 گس گئے باتوں میں جو تھی غیر دین  
 جسکو ہم تریاق سمجھے تھا وہ سم  
 اب ہمارے واسطے کوئی نہیں  
 کچھ نہ تھے ہم کو غرض ایمان سے  
 شیر کے دیلے سے بھر کے جیسے  
 سب ریاست بہاڑ میں جاتی رہی  
 مل گئی سب قابلیت خاک میں  
 کل کو یوں بولینگے اصحاب سیر  
 اہل دوزخ میں ہوتے ہم مگر  
 اور بھی اشیا بہت ڈالینگے جا  
 سیکڑوں اشجار جنکے تھے امان  
 عابد و معبود جو جوتے پلید  
 پھر بھی دوزخ یوں کہی مل منج  
 حق سلمانی کا جو ہے وہ کر و  
 کفر کے اور شرک کے یہی سزا  
 تا نہو گلزار سے جنت کے دور  
 جا پڑ لگا کام تم کو با

یہ نہ جانوں ہر قیامت تم سے دور  
 ہو بہ نسبت آخرش دنیا کا گھر  
 بھیجتے خود تقسیم کو متبیل ہے  
 فی الحقیقت ورنہ یہاں نسبت بہلا  
 سجن سے مومن کو دنیا بالیقین  
 چون پریشہ برابر بھی قدر  
 ایک سیال آب اس دنیا سے بھی  
 ہند و دینار و درہم ہن بعین  
 تارک دنیا ہوئے سب اہل دین  
 بوریے پر خواہ حضرت نے کیا  
 بولے بن مسعود جو فرمایے  
 سن کے بچہ حضرت فرمایا جواب  
 بچہ کہا دنیا کہاں اور میں کہاں  
 جطیح زیر شجر کو لے سوار  
 چوڑا اسکو اسنے اپنی راہ لے  
 کہو لتا ہے نور حق سینہ کو جا  
 جبکہ پوچھا یا بنے اسکا نشان  
 ہی جو عہد دنیا و دون دار الغرور  
 اور جو عہد کرنا اسے دار الخلود  
 مال کا اسوقت میں ہی بد مال  
 ہر ایک امت کو اکیس تہ کا حال  
 ابن آدم مستحق ہے اسقدر  
 دفعہ گر سکے کہ ہو دے خنک و

جو مرا اسکو قیامت ہے حضور  
 جب قدر انگشت ہو دریا سے تر  
 اسقدر قلت حقارت کی ہوشے  
 غیر تناسل ہے کو تناسل سے کیا  
 مان مگر ہے جنت لکافسین  
 نزد حق دنیا کو ہوتی کچھ اگر  
 کوئی کافر کو نہ دیتا حق کچھ  
 بندہ شال و دوشالہ یمنین  
 فی الحقیقت عیش دنیا کچھ ہنیز  
 بن گیا تن جو پر نقش بویا  
 فرش ہم لائیں بنا بچھو ایسے  
 مرغ دل ہو جس سے بے آتش کیا  
 میرا اور دنیا کا ہے ویسا بیان  
 سایہ لے کر چل کھڑا ہوا یکبار  
 دم کے دم کیا چاہیے سامان کی  
 ہو دے گر سینے میں حضرت فرمایا  
 کوئی طاہر میں بھی ہے فرمایا مان  
 بچہ نشان اسکا ہی ہونا اس دور  
 قوت کا سامان ہو قبل الورود  
 یاد آتا ہے مجھے حضرت کا قال  
 میری امت کی لیے فتنہ ہر مال  
 ستر عورت ہو سکونت کو ہو گھر  
 تنبا کو آب بے حاصل ہوا مان

اسقدر سے ہر حساب آخر کا دور

باز رکھے آپ کو تانا سوال

مہربانی اسکو ہمسایہ او پیر

چو وہوین شب کا دکھاؤ چن

لیک مہوش مریا کثرت خیال

خفگیں ہوا اسکو قادر ذوالجلال

پس کہوں کیا ہو دے جو مال خرام

ہر ہمہ استدراج اور مکر خدا

تب وہ تھیر ہوا اور مالوس سخت

کب خطا سی ہو بہار حمت خطا

مال بے مالو لگا ہر یہ سبکیا

کر دیا قول نبی سینے کثوف

قول یہ لیکن ہنیں یار و جب

فضل اس پر ہے مونس کو تین

ادسکو فرمایا سے مطلق بیوقوف

پیر نہ وہ دنیا نہ عقبے کارا

جو پڑے ہر ایک کے پیچھے ہوتا ہا

حق اسے کافی ہر صبح بامراد

اعتراضاً پھر کیا اس سے سوال

کیا سبک جو نہ فرمایا غراب

کسی نے تشبیہ میں ہر اختیار

نہ جو سوچا سہین ہو دے جواب

کو خداتہا میں جا کہا ہے نہان

نمانہ اسکے ساتھ وہ

زندگی میں اسقدر ہر ہر ضرور

جو طلب دنیا کرے مال حلال

ہو یہ کوشش اسکو اپنا اہل

پیش آوے حق کو دے محال

اور جو طالب ہو بزوجہ حلال

پیش جب حق کے وہ آدمی ہو محال

وہ حقت من تو آیا یہ کلام

یاد جو عصیان دنیا ہو عطا

پھر لکھا یک جب پکڑ ہو ب کی سخت

حب دنیا کو کہا اس لخطا

ہر یہ دنیا غامد بے خاندان

جمع اس میں جو کرے ہے بیوقوف

طالب دنیا مونس جو کہا

در حقیقت وہ مونس ہی نہیں

انکو تو ہے نصف مرد و لکا قوت

جو طلب دنیا کرے دو لو سے جا

دل میں ہے آدم کی ہر جانب کراہ

جو تو کل حق نہ ہو اور اعتنا

اہل دنیا دار نے با اہل حال

طالب دنیا کو کیوں کہی کلاب

شک ہنیں ہر خواہ مخواہ مردار

صاحب دل نے دیا اسکا جواب

سگ کو جفتے میں آیا اتھوان

دوسر کو دیکھ غراوے دہین



ایسے ہی طماع دنیا دار ہیں  
 غیر کو ہار نہ رکھتے انتقال  
 آپ تھا چاہے کہا دین تمام  
 ہفت تسلیم ارگیر دیاوشاہ  
 زناغ جو دانہ خورشک دیکھیں کہیں  
 ہو گئے باہم جمع کہا ورین تادہ شر  
 پھر سبک جو نغز نا یا غراب  
 اور یہی نسبت اسکو بندنگ  
 ایک رنگ ہے زناغ ہے گرچہ سیاہ  
 وہ خودش گو ہر جگہ اترے نہیں  
 سگ پیرے خانہ بجانہ کو بکو  
 الغرض نزدیک سے اہل  
 لکھن جس گھر سے دھو دور عریض  
 اسطرح دنیا میں مدہن امی صیب  
 یا کہ ہوتا جطرح ہے رنگذر  
 ہی پیر دنیا فاحشہ بیہودہ شے  
 دوست جس بندیکو رکھتا ہو خدا  
 جطرح بیمار سے تم آپ کو  
 ہر پیغمبر نے کہا شن اسے غریز  
 موت دلیہن اسکے ہو کر وہ شر  
 دوسرے کر وہ قلت مال ہر  
 مال گر کم ہو تو کمتر ہو حساب  
 قبل ہر دین داخل جنت نفیر

جو ملے دنیا تو تھا خوار ہیں  
 دوسرا چاہے تو پیر ہو و ناسخ  
 شمع کا شاہ ہے اسجا پر کلام  
 ہنچان در بند اقلیے دگر  
 لے پکار پھنس کو اپنے دہین  
 طالب دنیا میں پھیر کیا ہے  
 بلکہ اشیاء ہیں کہنے کلاب  
 اہل دنیا اچھو سگ ہے ہفت رنگ  
 اور اسین ہو شیار سحر کن نگاہ  
 دور رکھے آپکو وہ ہر کہیں  
 مثل دنیا دار ہر جالے ہے خو  
 ہی نہیں لائق بیان طول اہل  
 جسکو جانا وہ بہت منزل قریب  
 جطرح ہووے کوئی شمشیر غر  
 آپ کو مردو تن تو کن لے مگر  
 چھوڑا اس مقرر کو غیرت جو ہو  
 اس سے دنیا باز رکھتا ہو سدا  
 ہو بچاتے مافر اسکو نہ ہو  
 آدمی حبی میں رکھے نا خوش و حیر  
 فتنے سے مومن کو بہتر موت ہو  
 اور سوچ خوب ہے پھر حال ہے  
 مصلحت سے اسپن بھی وجہ صواب  
 پانسو برس اقیان سے اے دیر

رزق اندک پر جو ہو حق ہو رزق  
 کر غنی ہو متقی گیا خوب ہے  
 لے فقیری میں نہ تقویٰ ہو جو  
 مال صلح فرد صلح کیلئے  
 دوست رکھتا ہو اسی پر جان  
 یاد آ یا ہے مجھ کو دل نذر  
 اغتیا تم میں جو ہوں ہو زین خیل  
 ہو تمھارے واسطے بطن میں  
 یعنی روز زندگانی ہے نہ خوب  
 ہو یہ رشتہ دینی ہو ونگے جا  
 میری سنت پر نھو انکا طریق  
 دل اُنہو کو جیسے دل شیطان کی  
 یعنی خود سیرت میں ابلیس میں  
 اپنا محال ہے حضرت نے کھا  
 بول مغلس ہم میں وہ معلوم ہے  
 سکے فرمایا نہیں کچھ کوئی شے  
 جو کہ آویز پیش حق روز قیام  
 ساتھ اسکو ہو مگر اسکا چال  
 ایک کے حقین وہ تھاوش نام

ہو عمل اندک سے اسکو خوش خدا  
 حق کو تو تقویٰ غرض مطلوب ہے  
 وہ سواد الوجه فی الدارین ہو  
 خوب ہے جس کو لگی حق کی دیے  
 جو تقویٰ ہو اور غنی ہو مگر بان  
 پند سازی جبکہ ہوں تم پر میر  
 عورتیں ہوں کار میں بکے خیل  
 بہتر اسکی پشت سے امی منین  
 جبکہ ہو خورش عافیت غروب  
 بعد میری ایسے کم مشوا  
 ہو ونگا اسوقت میں اب طریق  
 قالب ظاہر میں ہنسان کی  
 ہاں کئی صورت میں تلپیس میں  
 یہہ کھو کیا چیز ہو مجلس بھلا  
 جو ستارے والے سے محروم ہے  
 میری مہت میں وہ مغلش شخص ہے  
 ہو صلوة و صوم قدر سے نہ کام  
 محصیت کی راہ میں تھی اسکی چال  
 جو رہے کھا یا کسی کے مال گو

ایک کو نسبت نہایت ہے  
 زد و کوب سے کیا ہے ایک کو  
 اسکی جو سنات ہیں مظلوم کو  
 ظلم دیدہ کے جو بد کردار ہیں  
 نار دوزخ میں اسی پھر ڈال دین  
 ظلم سب ظلمات ہیں ورنہ حساب  
 ساتھ ظالم کو جو چلتا ہے حرام  
 ساتھ ظالم کے چلا جو جان کر  
 ساتھ چلنے کا تو یہ کچھ حال ہو  
 نقل ہے یوں اک نگر پاک سے  
 ایک نے پوچھا کہ ای عالی تبار  
 یہ کہہ دو درزی کو کیا پوچھو ہو جی  
 ہے غرض ظالم محنت سے بتر  
 ظالم دنیا اگر چہ ہے شریر  
 اس دنیا کا فقط نقصان ہے  
 اسکی ظالم فقط ہوگا عذاب  
 دین کو ظالم کا آگے ذکر ہے  
 اہل مظلوم ہی دوزخ رسید  
 حکم ظالم کا کہ مظلوم بھی

کی اور مارا ایک کو بھی جان سے  
 سن لو مجھ اسکا وبال حال ہو  
 دیوین اور پھر بھی کفایت جو نہ ہو  
 گردن ظالم سپہ وہ مسبار ہوں  
 سن لیا ٹیٹھم کر ہے حال میں  
 عاقبت ظالم کا ہو خانہ خراب  
 ہی یہ رشاد بنی خلیل نام  
 وہ ہوا اسلام سو خراج بدر  
 اور خود ظالم پہ کیا جنجال ہو  
 جو کہ درزی جامہ ظالم سے  
 وہ بھی ہے اعوان ظالم میں شمار  
 اہل پوچھو جو بن سوزن اسکو دی  
 یہ ستم رخ دکر وہ خیر پر  
 دین کا ظالم ہی اس سے سخت گیر  
 دوسرا غارت گر لیسان ہے  
 اور ہو مظلوم کو جا صل ثواب  
 سوچ لو گو تم میں کچھ بھی فکر ہے  
 ظالم و مظلوم دونوں میں پسید  
 یہ عجائب بھی کھیلو مظلوم کے

قاتل مقتول کا سلسلہ حساب  
 ظالم اس سے صاحبِ اضلال ہے  
 ایک مقتدی ہوا اوصاف میں  
 جا بجا ظالم کہاں قرآن میں  
 تلخ متبوع انکار ام ہے  
 حال اُسکا ہو گیا اول عین  
 دین پر اس وقت میں مشکل ثبات  
 ہر رسول اللہ سے یار و خبر  
 دین پر اپنے جو صابر ہو رہے  
 چاہیے اس وقت میں رونا گر  
 جو شبانی ہو کر اعمال میں  
 وقت وہ آیا ہر سن لو دوستو  
 صبح کو مومن ہو کا فر شام کو  
 بیچتا ہے دین اپنے کے تینین  
 اب تو آثارِ قیامت میں ہیں  
 چل لے جو تم خلاصہ روز کا  
 رونق بزمِ جہان تم سو گئے  
 ہر کوئی ہو در پی باطل مسید  
 ہو مسلمان جو پوچھو در کتاب

واسطیٰ دونوں ہی حاصل غدا ہے  
 جو کہ ہو مظلوم اکانا مال ہے  
 دوسرا لازم ہوا انصاف میں  
 دیکھ لو اس وصف کو فرقان میں  
 اگر تم جانو تمھارا کام ہے  
 پھر عیان کو ان حاجت بیان  
 ظلم ظالم سے بچے جب ہوں نجات  
 وقت ایسا آئیگا ان انسان پر  
 اغر سوزان کو جو قابض سمھے  
 ہر زمانہ ہر گھڑی یار و بر  
 یاد رکھو اسی دوستو احباب میں  
 فتنہ عمیقا میں کچھ سوچو نہ ہو  
 شام کو مومن وہ کا فر صبح کو  
 اندک دنیا جو حاصل ہو کھدین  
 وہ چلے جاتی ہیں جو میں صالحین  
 رگہ جو مثل بھوسے بی وقار  
 شیخ سجدی کے خلیفہ رہ گئے  
 راست ہر اس وقت میں قولِ جنید  
 اور مسلمان گور اندر رہے

یعنی  
 ۱۱۱

۱۱۱

ہر بہہ اشراط قیامت کے خبر  
 ہوز نا کثرت سے اور پوین شراب  
 بیجا ملک جو عورتیں ہو چسپاس  
 بہہ بھی حضرت سے تو امی ہر خبر  
 سال گزری جلدی جو گزری ہر ماہ  
 روز کی مانند ہفتہ ہو گزر  
 اور وہ ساعت بھی ہو اتنی تنگ  
 پیش ازانی قیامت کو ضرور  
 لئے رکھو آپ کو یار و بچا  
 ہر بہہ آنا قیامت سے خبر  
 اور امانت کو غنیمت جان لین  
 علم سے مقصود ہو انکو نہ دین  
 رنج ہو فرزند سے ماکو نصیب  
 دور رکھو آپ سے وہ بات کو  
 جو کہ ناسق انہیں ہو سدا ہو  
 ہو بدی کے خوف سے قطع میم  
 ناسرائی یا چوبنی بخت یار  
 ہو دین ظاہر سب میں گانیوالیان  
 ہو دین ظاہر سب میں آلات مرد  
 اور ہور جسم ہو نشہ شراب

علم آٹھ جاہل ہو جو بیشتر  
 مرد کم ہوں عورتیں ہوں جیسا  
 کاروبار انچ میں ہو یکرو پاس  
 ہوزمانہ میں لقتل سب اسقدر  
 ماہ گزری جسقدر ہفتہ کی راہ  
 روز جیسے ایک ساعت ہو گزر  
 شعلہ آتش سین جتنی ہو درنگ  
 جو کہ ہن کتاب انکا ہو لٹھور  
 حکم منہیر کا ہے کرنا ادا  
 جب غنیمت کو وہ دولت لین پگر  
 ہوز کوۃ انہیں کہ جو تاوان دین  
 مرد تو عورت کا ہو فرمان گزین  
 یا اپنے کو کرے یا خود قریب  
 او مساجد میں ظہور مدت ہو  
 اور ریس قوم ہوا زل ہو جو  
 اہجک پر شیخ کی یاد آئی فرد  
 عاقلان تسلیم کر دند ختیا  
 یعنی ہو دین دوسنی مطربان  
 مثل ظہور اور سازگی اور عود  
 اک علامت اور بھی سن لکشتا

<p>آمت اول پہلاجن ہوں پسین          الغرض جب نشان ظاہر ہو عام          زلزلہ ہو خسف ہو لور مسخ ہو          منتظر ہوا سمین پے در پی تمام          جسطح رشتہ جواہر کی بڑی          اسی حسن پہنچا قیامت تک کلام          آگئی اب تو قیامت محو قریب          دور رکھیو مجھ سے نار حالم</p>	<p>رافضی مصداق ہیں اسکے یقین          منتظر ہوا ہے بادِ مسخ قائم          آسمان سے سنگ آدین دیکھ لو          آدین آما قریب امت لا کلام          ٹوٹ کر یار و پیانی آپڑی          اس سے اب باقی نہیں آگے مقام          یا الہی استعانت ہو نصیب          ہو حسن کا اسپہ حسن خاتمہ</p>
--	---

مؤلف ابن سادہ ابو احمد و لا حسن حسینی البخاری ستونہ ہدایہ کی محدثید و عالم باعمل و عظمیٰ یا  
 و مجاہد فی سبیل اللہ بودند و ولادت باسعادت در سنہ ۲۱ ہجری بسلسلہ نسب النبیان بہ ۴۷ اولاد بہ مقدم  
 جہانیاں جہان گشت میہر سوار مقدم تا خاتم التہبیین بہ ۱۹ اولاد کہ ابن جہانمہ عظام اولیا کرم  
 بودند و بطریق سمر کہ بہنو دہ ملی سفر کردہ در دہ ملی از شاہ عبدالعزیز و برادر شاہ فریح الدین استقامت  
 صوری و معنوی نمودند و سیر افغانستان و کابل و قندھار و لاہور ہمراہ امیر الہمام و سید احمد  
 بر بلوی بر فاقہ جمعی از علما و نبلا منہم شیخ ابوال محمد ہامیل الدہلوی رحمہ اللہ تفتاح تافتند و بیعت  
 طریقیہ بامیر احمد مرحوم بود و با جازتہ خلافت از ولایت بقیون آمدند و از وعظ و ہدایت در ملت سیل  
 انفع کثیر بخلق رسید کہ زیادہ از دہ ہزار کس کشتہ اطرف قسطنطنیہ مشرف باسلام شدند از استماع  
 این خیر کثیر سید احمد مرحوم در کتاب ۴۲ ہجری با تہدین و فرین تحریر فرمودند و قریب  
 ۷۰ مؤلف عربی و فارسی از تصانیف ایشانست وفات شریف ایشان در بلدہ قسطنطنیہ ۵۳۲  
 مادہ تاریخ وفات بخیر است و حال شان در کتاب لہجہ بلبلہ در صفحہ ۳۵ تصحیف ۱۲۰

خدا فرما چکا قرآن کے اندر  
 نہیں طاقت سوا میر گسی میں  
 جو خود محتاج ہو و دوسر لکا  
 خدا سے اور بزرگوں سے بھی کھنا  
 خبر قرآن میں ہے یہ محقق  
 معاذ اللہ جس نے نہ بخشا  
 اگر قرآن کو سچ جانے ہو  
 تمہیں یہ طور بد گئے سکھایا  
 ہے شیطان دشمن اولاد آدم  
 کسی کھیت پرستی ہے سکھانا  
 غرض اللہ سے دونوں کو روکا  
 مسلمانوں کو اسوچو تو دلمین  
 بہت غفلت میں سوئے اب جاگو  
 وہ مالک ہے سب اگر اس کے لاچار  
 وہ کہا ہے جو نہیں ہوا خدا کے  
 بیان شرک سن تھو میں روک  
 ارسی لوگو زبان اپنی کو روکو  
 خدا لعنت کرے اوں رو سیہ پر  
 جسے ہو بغض آل مصطفیٰ کا  
 جسے اصحاب حضرت سے ہوا نکا  
 جسے کچھ بغض ہو وہی اولیائے  
 اب اتنا اور بھی سن رکھی حضرت  
 پہا را کا ہم چھانا ہے یارو

یہ چیزیں نہ تھیں  
 غیب میں ہو گئے  
 ختم علی علیہ السلام  
 سید المرسلین  
 نے ان کتاب میں  
 نصیحتیں دی ہیں  
 منہ سے جو کچھ  
 فرمایا ہے سید المرسلین  
 خصوصاً شاہ کرم  
 یاد رکھو کہ کچھ  
 اور عقیدہ منہ سے  
 جو کچھ ہے  
 براہ راست نہیں  
 دین میں جو کچھ  
 ہے جیسا کہ  
 مذکور ہے

میرے محتاج ہیں سپر و پیمر  
 کہ کام آدو تمہاری بیکی میں  
 بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا  
 یہی ہے شرک یارو اس سے بچنا  
 نہ بخشید کا خدا مشرک کو مطلق  
 مقرر وہ جھٹھ میں پڑے گا  
 تو پھر تم متبہین کیوں مانو ہو  
 محمد نے کھان ہے یہ بتایا  
 سکھاتا ہو وہی راہ جھٹھ  
 کسی کو ہر وہ قبر و نہر چھکا تا  
 بھلا کر راہ حق خندق میں جھوکا  
 پھنسنے ہو کس طرح تم اب کل میں  
 خدا کو مٹے بندوں کو نہ مانگو  
 نہیں ان کے گھر کا سخت  
 جسے تم مانگتے ہو اولیائے  
 کہ منکر ہیں بندگان سے بلا شک  
 بزرگوں سے نہیں انکا رہسکو  
 کہ جسے دلمین ہو بغض میں  
 خدا اسکو کرے دوزخ کا گندا  
 یہ ہر وہ خدا کی اسیہ پھٹکار  
 ہمیشہ اب لعنت اس پر ہے  
 جو حق پر نا چلے اس پر بھی لعنت  
 اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو  
 ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰





خدا فرما چکا قرآن کے اندر  
تمہیں طاقت سوا میری میں  
جو خود محتاج ہو دو دوسرے کا  
خدا سے اور بزرگوں سے بھی کھنا  
خبر قرآن میں ہے یہ محقق  
معاذ اللہ جس سے نہ بخشا  
اگر قرآن کو سچ جانو ہو  
تمہیں یہ طور بدھنے سکھایا  
سے شیطان شبنمِ اولاد آدم  
کسی کویت پرستی ہے سکھانا  
غرض اللہ سے دونوں کا  
مسلمانوں نے اسوچو تو دلیں  
بہت غفلت میں سوئے اب جاگو  
وہ مالک ہے سب اگر اس کے لچار  
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا کے  
بیانِ شرک سن تھو میں روک  
ارسی لوگو زبان اپنی کو روکو  
خدا لعنت کرے اوں روسیہ پر  
جسی ہو بغض آلِ مصطفیٰ کا  
جسی اصحابِ حضرت سے ہوا کا  
جسی کچھ بغض ہو وہی اولیائے  
اب اتنا اور بھی سن کھی حضرت  
ہو بار کا تم سمجھا تا ہے بارو

میرا مخلص ہیں سپر و پیغمبر  
کہ کام آدو تمہاری بیکسی ہیں  
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا  
یہی ہے شرک یا رواں سوچنا  
نہ بخشید گا خدا مشرک کو مطلق  
مقرر وہ جہنم میں پڑے گا  
تو پھر تم عقیدت کیوں مانو ہو  
محمّد نے کھان ہے یہ بتایا  
سکھاتا ہو وہی راہ جہنم  
کسی کو جو وہ قبر و نہ چھکا تا  
بھلا کہ راہ حق خندق میں جھوکا  
پھنسنے ہو کس طرح تم آبِ دل میں  
خدا کو بندوں کی نہ مانگو  
نہیں ہے اُن کے گھر کا تخت  
جسے تم مانگتے ہو ادلیا سے  
کہ منکر میں بزرگوں سے بلائیں  
بزرگوں سے نہیں انکا رہ کو  
کہ جسے دلیں ہو بغض میں  
خدا اسکو کہ جو دوزخ کا گندا  
رہی ہو وہ خدا کی اُسے بھٹکار  
ہمیشہ ابرعلت اُس پر ہے  
جو حق پر ناچلے اُس پر ہی لعنت  
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو  
دلائل خدا کا دلائل اعلیٰ

